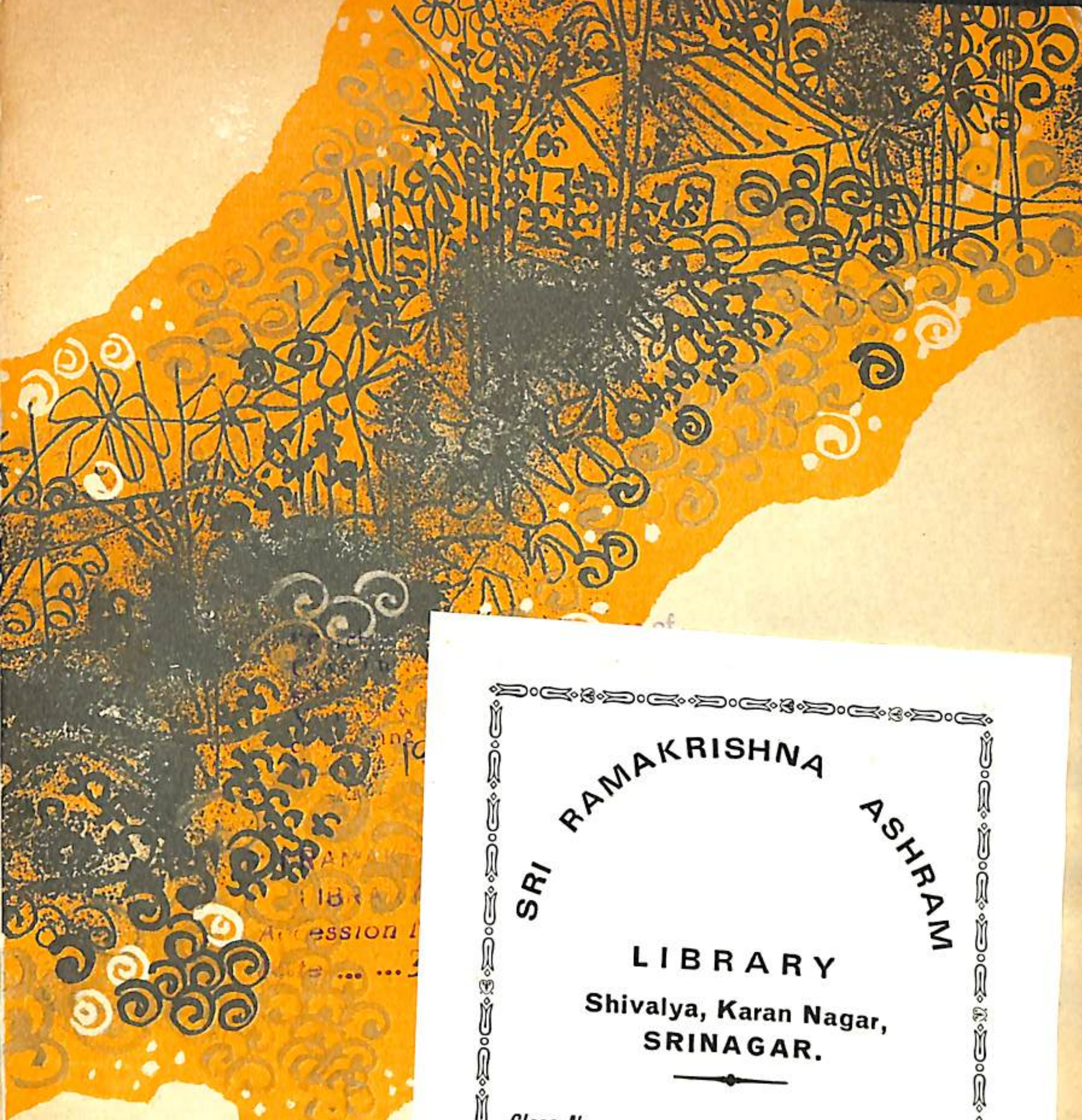




نہرو بال پستکالیہ

شری رام کی کہانی

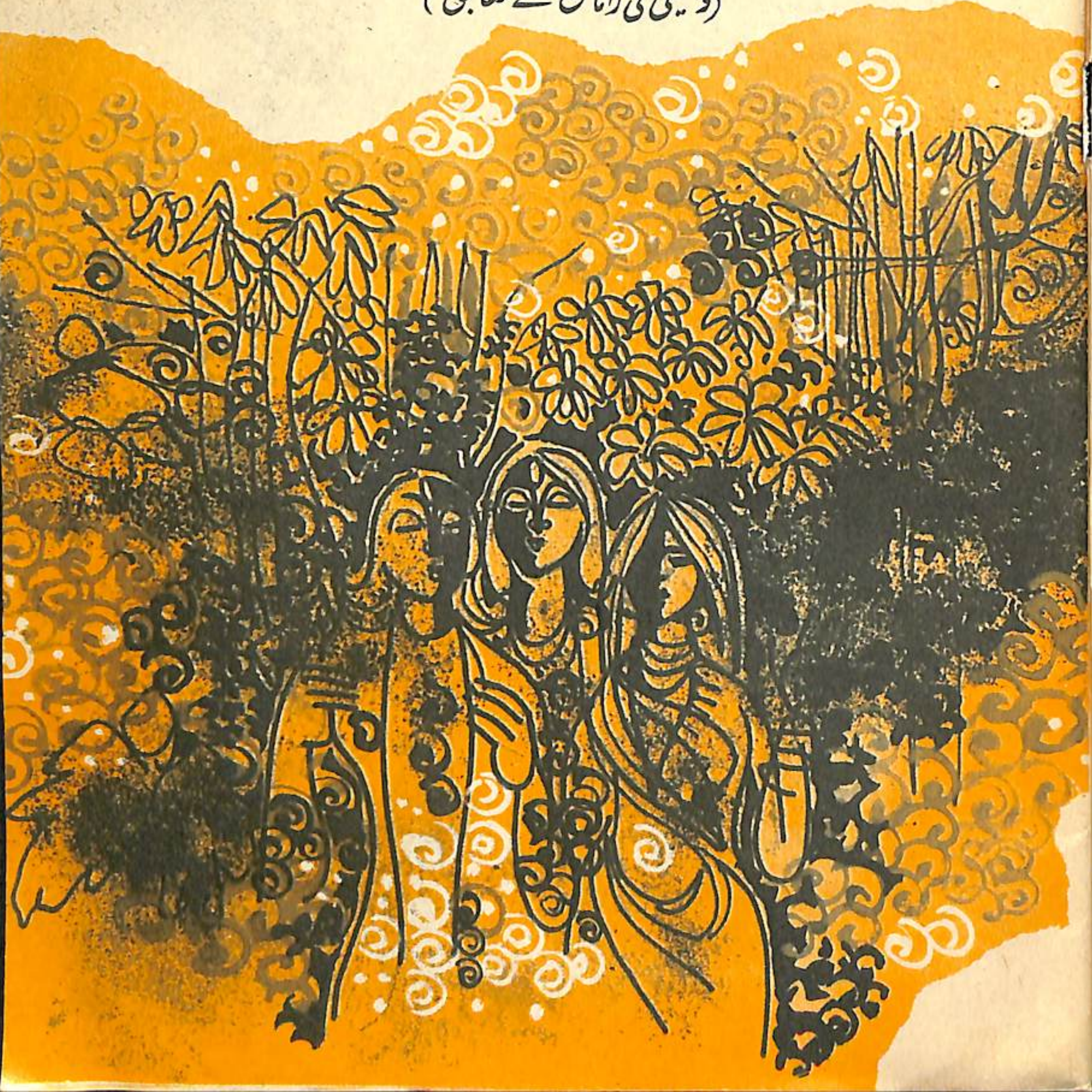


ٹرسٹ ، انڈیا
دلّی

نہرو بال پستکالیہ — 30

شری رام کی کہانی

(والمیکی کی رامائن کے مطابق)



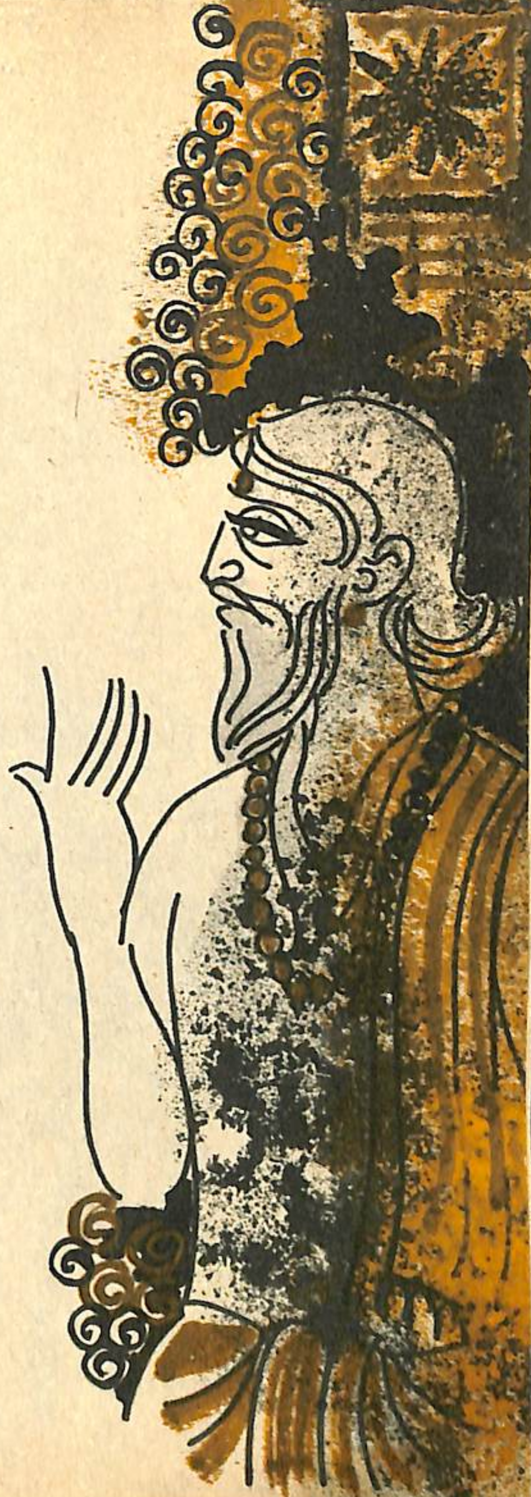
رام کی پیدائش اور شادی

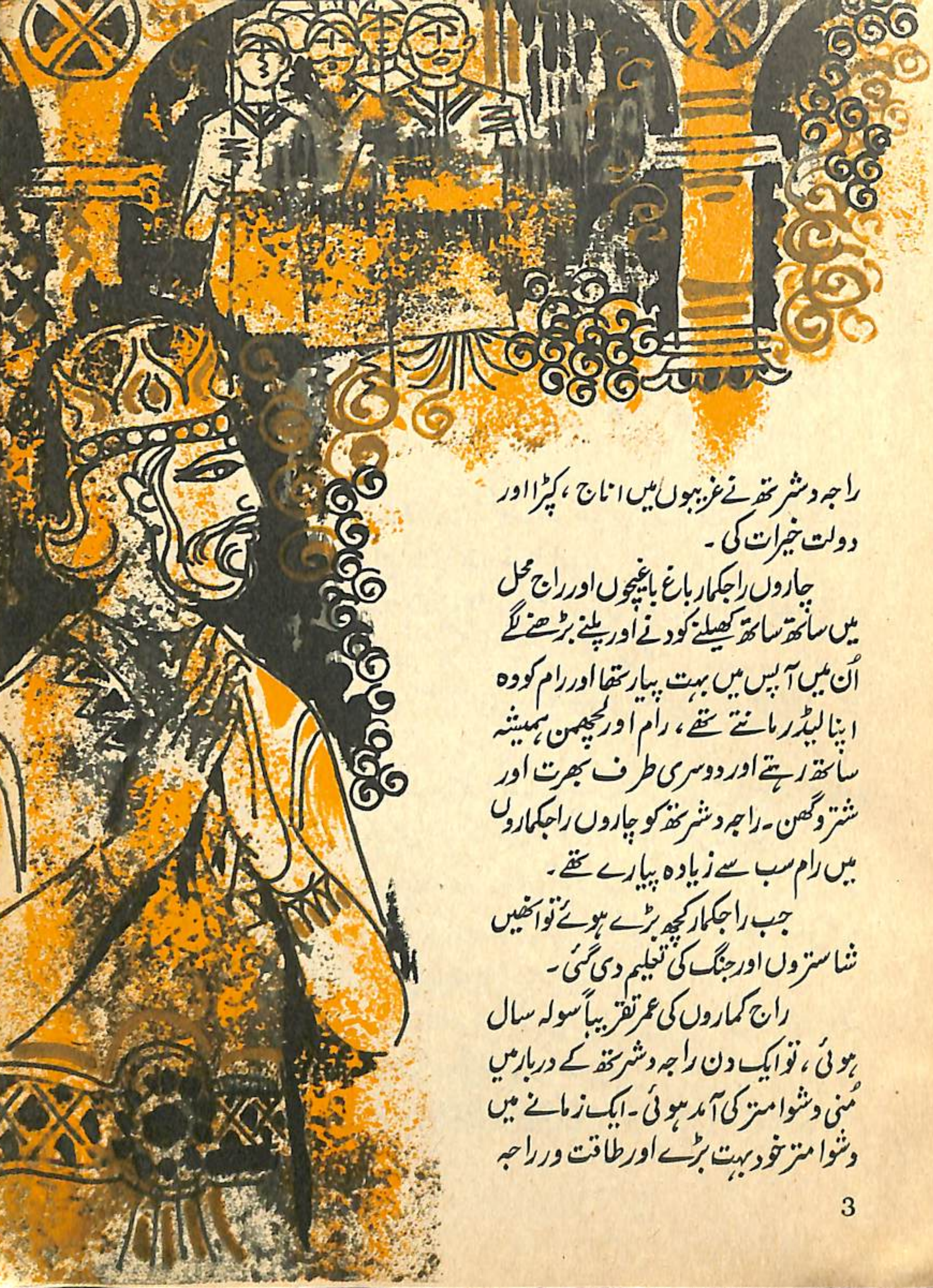
بہت پہلے کی بات ہے، سریو ندی کے کنارے اجودھیا نام کی ایک خوب صورت بستی تھی۔ ندی کے کنارے بنے راج محل، بن، چھوٹے بن، اور لہلہاتے کھیت اُس کی لہروں کے ساتھ اٹھکھیلیاں کیا کرتے تھے۔

دشرتھ اجودھیا کے راجہ تھے۔ اُن کی تین رانیاں تھیں، کوشلیا، سمترا اور کیکئی۔ منجھلی رانی کیکئی راجہ کی چہیتی تھی۔

عظیم، تجربہ کار اور قابل ستائش ہوتے ہوئے بھی راجہ دشرتھ بے اولاد ہونے کی وجہ سے دُکھی تھے۔ بہت فکر مند دیکھ کر ایک دن وسشٹ مُنی نے اُن سے کہا —— "راجن! آپ بیٹوں کے لیے یگیہ کریں تو آپ کی دلی خواہش ضرور پوری ہوگی۔"

یگیہ پورا ہوا اور تینوں رانیوں کے لڑکے پیدا ہوئے۔ کوشلیا نے چیت کی نویں کے دن رام کو جنم دیا، اس کے کچھ وقت کے بعد کیکئی کے ہاں بھرت اور سمترا کے ہاں لچھمن اور شتروگھن پیدا ہوئے۔ اجودھیا میں دھوم مچ گئی۔ چاروں طرف خوشیاں منائی گئیں





راجہ دشرتھ نے غریبوں میں اناج ، کپڑا اور دولت خیرات کی ۔

چاروں راجکمار باغ باغیچوں اور راج محل میں ساتھ ساتھ کھیلنے کودنے اور پلنے بڑھنے لگے اُن میں آپس میں بہت پیار تھا اور رام کو وہ اپنا لیڈر مانتے تھے ، رام اور لچھمن ہمیشہ ساتھ رہتے اور دوسری طرف بھرت اور شتروگھن ۔ راجہ دشرتھ کو چاروں راجکماروں میں رام سب سے زیادہ پیارے تھے ۔

جب راجکمار کچھ بڑے ہوئے تو انھیں شاستروں اور جنگ کی تعلیم دی گئی ۔

راج کماروں کی عمر تقریباً سولہ سال ہوئی ، تو ایک دن راجہ دشرتھ کے دربار میں مُنی وشوامتر کی آمد ہوئی ۔ ایک زمانے میں وشوامتر خود بہت بڑے اور طاقت ور راجہ



رہے تھے، لیکن راج پاٹ کو چھوڑ کر انھوں نے سنیاس لے لیا تھا، راجہ دشرتھ نے وشوامتر مُنی کا بے حد احترام کے ساتھ استقبال کیا۔

"آپ کو دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے، حکم دیں، آپ کی کیا خدمت کروں، آپ کی خواہش پوری کر کے میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھوں گا۔"

مُنی وشوامتر بولے ــــ "راجن! جس کی مجھے ضرورت ہے، اسے دینا آپ کے لیے اتنا آسان نہیں ہوگا۔"

راجہ دشرتھ نے غرور کے ساتھ جواب دیا ــــ "گرو دیو! میں آپ کی خواہش پوری کرنے کی کوشش میں کچھ بھی کسر اُٹھا نہیں رکھوں گا، آپ حکم دیں تو مہاتما۔"

مہاتما تھوڑا مسکرائے اور بولے ــــ "میں تمہارے رام کو مانگنے آیا ہوں میری خواہش ہے کہ وہ اُن دیوؤں کو برباد کر دے جو مجھے بہت تکلیف دے رہے ہیں، جس یگیہ کو پورا کرنے کا میں نے ارادہ کیا ہے وہ اس میں رخنہ ڈالتے ہیں۔"

راجہ دشرتھ حیران رہ گئے۔ "رام؟ رام کو دیدوں، لیکن رام تو ابھی پورے سولہ سال کا بھی نہیں، وہ کیسے اُن خطرناک راکشسوں سے جنگ کر سکے گا، اس سے تو یہی اچھا ہوگا کہ میں خود ہی آپ کے ساتھ چلوں یا اپنی فوج بھیج دوں، اچھے مُنی! میرے رام کو



چھوڑ کر آپ جو چاہیں مانگ لیں۔"

وشوامتر بھڑک اُٹھے ـــــ "آپ وچن دے کر پیچھے ہٹ رہے ہیں راجن! میں نے کچھ ناممکن تو مانگا نہیں، اگر میں نے سنیاس نہ لیا ہوتا تو میں خود ہی سبھی شیطان راکشسوں کا صفایا کر سکتا تھا۔"

شک میں مبتلا دیکھ کر گرو وسشٹ نے دشرتھ کو سمجھایا ـــــ "راجن! آپ کو اپنا وچن پورا کرنا چاہیئے، اور یہی آپ کے خاندان کی روایت رہی ہے، آپ فکر نہ کریں، مُنی وشوامتر کے ہوتے ہوئے رام کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا، اس کے علاوہ رام ان سے کئی نئے ہنر بھی سیکھ سکیں گے۔"

بے دلی سے دشرتھ کو ان کی بات ماننی پڑی، لیکن انھوں نے درخواست کی کہ رام کے ساتھ لچھمن کو بھی جانے دیا جائے۔

دونوں راجکماروں نے اپنے والدین سے رخصت لی اور وشوامتر کے ساتھ بیابانوں اور بھیانک جنگلوں میں جانے کے لیے نکل پڑے۔

"یہی وہ جگہ ہے جہاں دیونی تاڑکا رہتی ہے ـــــ" مُنی وشوامتر نے ایک جگہ پہنچ کر کہا۔ اس بے رحم نے آس پاس کے سبھی جانداروں کو مار ڈالا ہے اور آنے جانے والے مسافروں

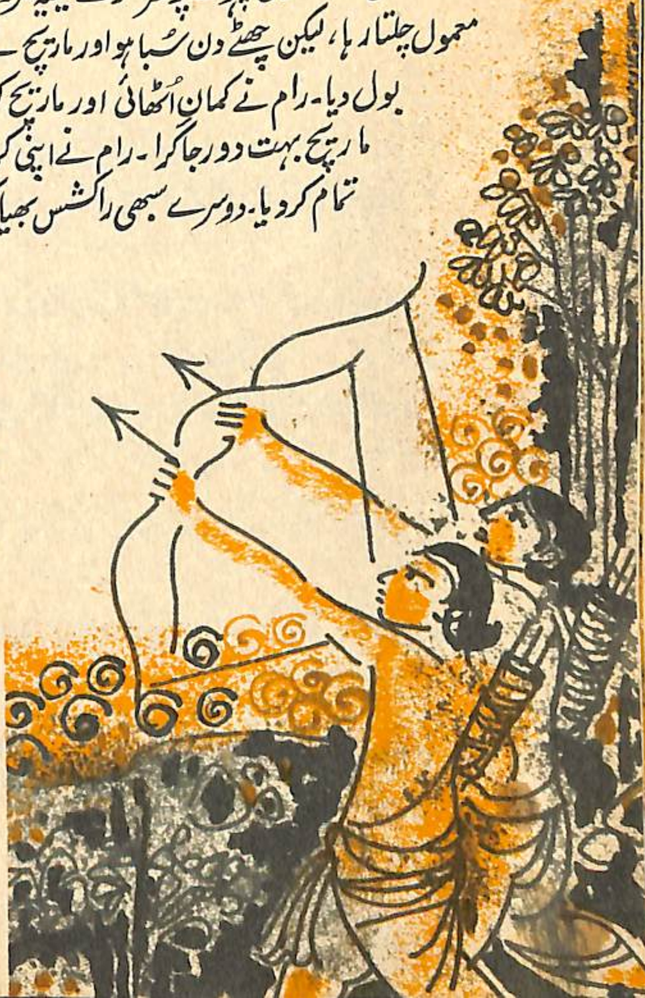
پر بھی اچانک حملہ کر دیتی ہے، اُسے جینے کا کوئی حق نہیں ہے، اُسے مار ڈالو اور اس جگہ کے رہنے والوں کے خوف کو دور کر دو۔"

یہ لوگ ابھی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک جنگل سے نکل کر تاڑکا قہقہہ لگاتی ہوئی اُن کے اوپر ٹوٹ پڑی۔ رام اور لچھمن اُس سے اُلجھ پڑے اور اُس کا خاتمہ کر ڈالا۔ وشوامتر بہت خوش ہوئے اور انھوں نے رام اور لچھمن کو نئے نئے ہتھیار دیے اور ان کے استعمال کرنے کا طریقہ بھی سمجھایا، آخر میں وہ وشوامتر کی رہائش گاہ سِدھ آشرم میں پہنچے۔

مُنی نے انھیں پہرے پر کھڑا کر کے یگیہ شروع کر دیا، کچھ دن تک تو سب کچھ حسبِ معمول چلتا رہا، لیکن چھٹے دن سُباہو اور ماریچ نے راکشسوں کے لشکر کے ساتھ دھاوا بول دیا۔ رام نے کمان اُٹھائی اور ماریچ کو نشانہ بنایا، نشانہ بالکل صحیح بیٹھا اور ماریچ بہت دور جا گرا۔ رام نے اپنی کمان پر دوسرا تیر چڑھایا اور سباہو کا کام تمام کر دیا۔ دوسرے سبھی راکشس بھیانک چیخیں مارتے ہوئے اپنی جان بچا کر فوراً بھاگ کھڑے ہوئے۔

وشوامتر نے اپنا یگیہ کا کام بغیر کسی دخل اندازی کے پورا کیا، کام ختم ہونے پر رام نے رِشی سے پوچھا "اچھے مُنی! فرمایئے، اب ہمارے لیے کیا حکم ہے ——؟"

عظیم منی بولے —" میں تم دونوں سے بے حد خوش ہوں، میری خواہش ہے کہ تم میرے ہمراہ ودے راج جنک کے دربار میں چلو، وہ ایک خوب صورت





مذہبی اجتماع کرنے والا ہے، مجھے اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جانا ہے، میرے ہمراہ چل کر جنک کے پاس بہت پرانی کمان کو دیکھو۔"

جنک پور پہنچنے پر راجہ جنک نے اُن کا گرمجوشی سے استقبال کیا اور پوچھا —

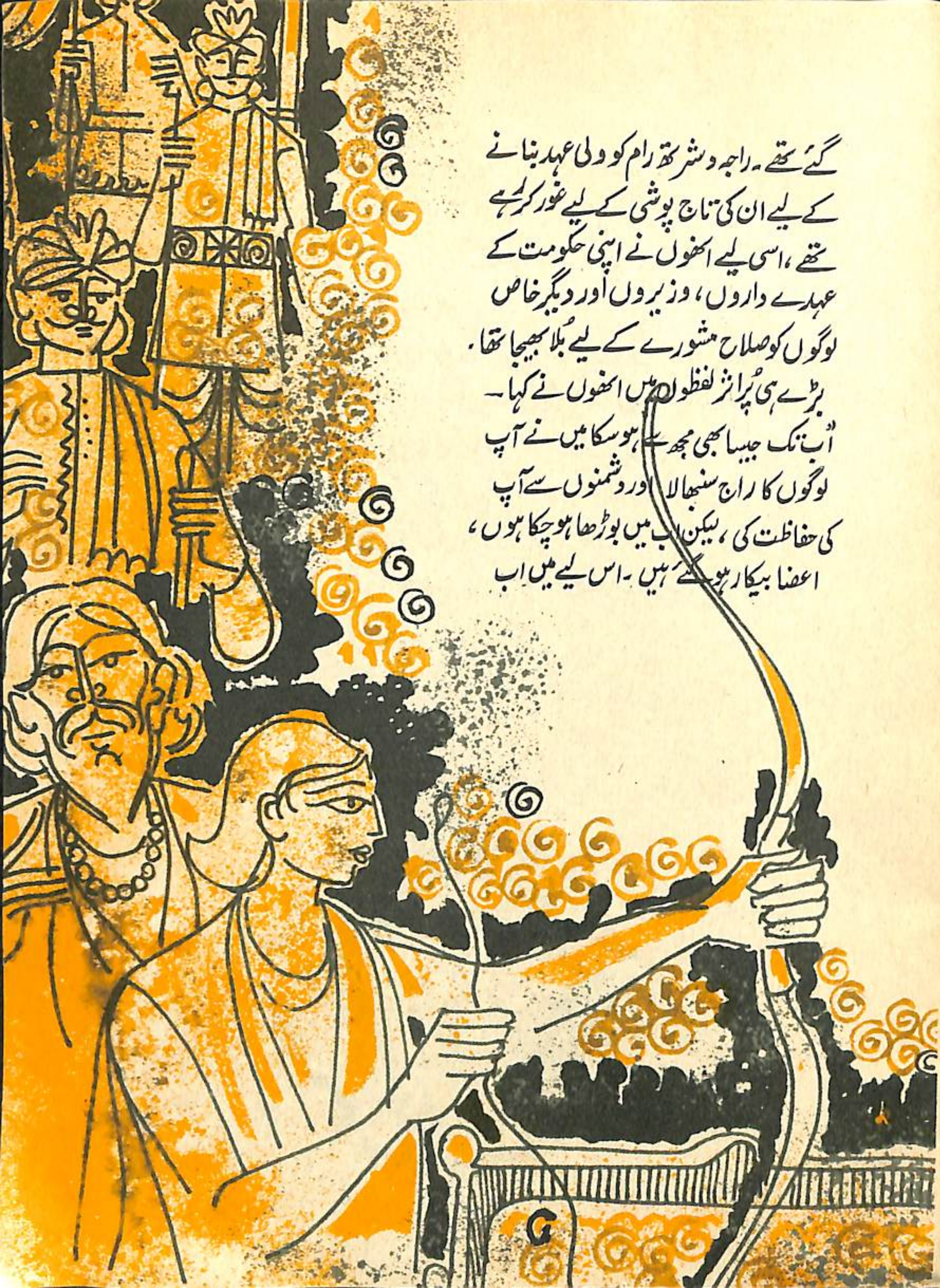
"مہاتما، یہ دونوں خوب صورت راجکمار کون ہیں — ؟"

"یہ اجودھیا کے راجہ دشرتھ کے بیٹے رام اور لچھمن ہیں اور تمہاری قدیم شو کی کمان دکھانے کے لیے میں انھیں اپنے ساتھ لایا ہوں۔"

راجہ جنک نے اپنے خادموں کو حکم دیا کہ راجکماروں کو شو کی کمان دکھائی جائے۔ شو کی کمان لوہے کے ایک بڑے صندوق میں رکھی ہوئی تھی، جسے آٹھ پہیوں والی گاڑی پر لاد کر لایا گیا۔

میں نے عہد کیا ہے کہ جو بھی اس شو کی کمان کو جھکا کر اس کی ڈور چڑھا دے گا، اُسی کے ساتھ میں سیتا کی شادی کر دوں گا، بہت سے راجکماروں نے ایسا کرنے کی کوشش کی، لیکن کوئی کامیاب نہیں ہوا۔ کیا آپ کے راجکمار بھی اپنی طاقت کا

امتحان کرنا چاہیں گے؟" جنک نے وشوامتر سے پوچھا۔
وشوامتر نے رام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اٹھو بیٹے! ذرا اس کمان کو دیکھو تو سہی"۔
رام نے آگے بڑھ کر صندوق کو کھول دیا۔ "اِس کی ڈور چڑھا دوں منی مہاراج؟" رام نے رشی سے اجازت مانگی۔
"اگر ایسا کر سکتے ہو تو ضرور کرو ——" منی نے رام کو اُکساتے ہوئے جواب دیا۔
رام نے آسانی سے کمان کو اُٹھا لیا۔ اُسے تھوڑا سا جھکایا اور اُوپر سے دبا کر ڈور کو زور سے کھینچا، کھینچتے ہی کمان چٹاخ سے دو ٹکڑے ہو گئی —— سب ہی لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔
جنک کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ آخر انھیں اپنی سیتا کے لائق ور مل ہی گیا۔ سارے شہر میں دھوم مچ گئی۔ اِس خوش خبری کو لے کر اجودھیا میں راجہ دشرتھ کے پاس سفیر بھیجا گیا اور انھیں جنک پور میں بارات لانے کے لیے مدعو کیا گیا۔
راجہ دشرتھ اپنے دوسرے بیٹوں اور وزیروں سمیت فوراً جنک پور پہنچ گئے، خوب دھوم دھام رہی، چاروں راجکماروں کی شادی قابل لڑکیوں کے ساتھ کر دی گئی۔ رام کا بیاہ سیتا کے ساتھ، لچھمن کا اُرملا کے ہمراہ اور جنک کے چھوٹے بھائی کُشن دھوج کی دونوں لڑکیوں مانڈوی اور شترت کیرتی کی شادیاں بھرت اور شترو گھن کے ساتھ انجام پائیں۔
جنک نے سیتا کو دعائیں دیتے ہوئے کہا۔ "ایشور کرے تم سدا رام کا سایہ بن کر رہو"۔
بارات اجودھیا واپس لوٹی تو اُس کا شاندار استقبال کیا گیا۔
وقت گزرتا رہا اور راجکمار زیادہ بردبار اور ذمّہ دار ہوتے گئے۔ راجہ دشرتھ بوڑھے ہو چلے تھے، اس لیے انھوں نے راج دربار سے متعلق اپنی بہت سی ذمّہ داریاں رام کو سونپ دی تھیں، اجودھیا کے سبھی لوگ رام سے بہت پیار کرتے تھے، راج دربار میں بھی اُن کی بہت عزت ہوتی تھی۔ دشرتھ کے لیے تو وہ جان سے بھی زیادہ پیارے تھے۔
بھرت اپنے نانا کیکے راج کے پاس گئے ہوئے تھے، شترو گھن بھی اُن کے ساتھ



گئے تھے۔ راجہ دشرتھ رام کو ولی عہد بنانے کے لیے ان کی تاج پوشی کے لیے غور کر رہے تھے، اسی لیے انھوں نے اپنی حکومت کے عہدے داروں، وزیروں اور دیگر خاص لوگوں کو صلاح مشورے کے لیے بُلا بھیجا تھا۔

بڑے ہی پُراثر لفظوں میں انھوں نے کہا۔ "اب تک جیسا بھی مجھ سے ہو سکا میں نے آپ لوگوں کا راج سنبھالا اور دشمنوں سے آپ کی حفاظت کی، لیکن اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں، اعضا بیکار ہو گئے ہیں۔ اس لیے میں اب

سکون سے رہنا چاہتا ہوں، — رام میری ذمہ داری سنبھالنے کے قابل ہو گیا ہے، اگر آپ سب لوگ متفق ہوں اور آپ کی اجازت ہو تو میں رام کو ولی عہد کا خطاب دے کر اُسے اپنی ذمہ داری سونپ دوں، اس کے علاوہ اگر اور کچھ کیا جا سکتا ہو تو آپ مجھے مشورہ دیں۔ میں ویسا ہی کروں گا ۔"

راجا دشرتھ کی بات سنتے ہی ساری محفل حیرت سے گونج اٹھی۔ اتنے زور سے شور بلند ہوا جیسے سمندر گرج رہا ہو، راجہ کی بات سبھی کو پسند آئی، اس کے بعد راجا دشرتھ نے کہا — "میری پیاری رعایا! ایسا کہا گیا ہے کہ اچھے کام میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اس لیے میں سوچتا ہوں، کیوں نہ کل صبح ہی رام کو تخت نشین کر دیا جائے ۔"

خبر پھیلتے ہی سارے شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مختلف سڑکوں پر لوگ جگہ جگہ اس کا تذکرہ کرنے لگے، سارے شہر کو سجایا جانے لگا اور متوقع تقریب کی تیاریاں کی جانے لگیں!



کیکئی اور منتھرا

رانی کیکئی کے بچپن کی ملازمہ کُبڑی منتھرا نے اپنے محل کے چھجّے پر سے سڑکوں پر چہل پہل دیکھی، جگہ جگہ خوب صورت سجاوٹ ہو رہی تھی۔ سڑکوں پر پھولوں کی پنکھڑیاں بچھی ہوئی تھیں، یہ سب دیکھ کر منتھرا کو تعجب ہوا، اُس نے کوشلیا کی ملازمہ سے پوچھا کہ یہ سب دھوم دھام کس لیے ہو رہی ہے۔

ملازمہ نے کہا — "تمھیں معلوم نہیں؟ کل صبح ہمارے پیارے رام کو تخت نشین کیا جانے والا ہے۔"

منتھرا غصے سے آگ بگولہ ہو گئی، اور بھاگی بھاگی کیکئی کے پاس پہنچی۔ کیکئی اپنی خواب گاہ میں آرام کر رہی تھی۔ منتھرا نے چیخ کر کہا — "اے بے وقوف رانی! جلدی سے اٹھو۔ تمھارے اوپر خوفناک تباہی آنے والی ہے اور تمھیں کچھ ہوش نہیں ہے، کل رام کو ولی عہد کا رتبہ دیا جا رہا ہے۔"

خبر سُن کر کیکئی پھولی نہ سمائی، اُس نے اپنے گلے کا ہار اُتار کر منتھرا کو دیتے ہوئے کہا — "یہ خوش خبری سُنانے کے لیے یہ ہار تمھیں انعام میں دیا جاتا ہے، رام ہر طرح سے اس قابل ہے، آج میں بہت خوش ہوں۔"

منتھرا غصّے سے پاگل سی ہو گئی، ہار کو دور پھینکتے ہوئے چیخ اُٹھی — "کیا تمھاری عقل ماری گئی ہے، اتنا بھی نہیں سوچ سکتیں کہ رام کے راجہ ہو جانے پر بھرت کی حیثیت نوکر سے زیادہ نہ ہو گی اور کیکئی، کوشلیا کی خادمہ بن جائے گی۔"

"کیا بکواس کرتی ہو —" کیکئی نے ڈانٹ کر کہا۔ "رام مجھے اپنی ماں کی طرح سمجھتے ہیں اور اپنے سبھی بھائیوں کو پیار کرتے ہیں اور پھر، رام کے بعد بھرت ہی تو راجہ بنیں گے۔"

منتھرا نے مذاق اُڑاتے ہوئے کہا — "بالکل پاگل ہو، تم اتنا بھی نہیں جانتیں کہ رام کے بعد اُن کا بیٹا حکومت کا مالک ہوگا نہ کہ بھرت، بھرت تو بیچارہ اُن کا خادم ہی رہے گا اور ہو سکتا ہے اسے دیس نکالا ہی دے دیا جائے، اگر تم بھی یہی چاہتی ہو تو مجھے کیا پڑی ہے۔"

کیکئی کا سر چکرا گیا، منتھرا اسی طرح بولتی ہی چلی گئی۔ اب کیکئی کو محسوس ہوا کہ منتھرا جو کچھ کہہ رہی ہے اُس میں سچائی ہے، اُس نے روتے ہوئے کہا — "تو بتاؤ میں اپنے بھرت کو بچانے کے لیے کیا کروں —؟"

منتھرا نے کہا — "رانی! یاد کرو۔ کچھ عرصہ پہلے تم نے جنگ کے میدان میں راجہ



کی جان بچائی تھی، اُس وقت انھوں نے تمھیں قول دیا تھا کہ تمھاری ۲ دو خواہشیں پوری کریں گے۔ ان کو مانگنے کا یہی بہترین موقع ہے۔"

"لیکن کیا مانگوں اور کیسے مانگوں؟ ــــ" کیکئی نے کمزور آواز میں پوچھا۔

"پہلے تو مانگو کہ رام کی جگہ بھرت تخت نشین ہو اور دوسرے رام کو چودہ برس کا بن باس دیا جائے، جب تک رام بن سے واپس آئیں گے، لوگ انھیں بھول چکے ہوں گے اور بھرت کی جگہ عوام کے دماغ و دل میں بن چکی ہوگی!" منتھرا نے مشورہ دیا۔

کیکئی مان گئی۔

شام کے وقت راجا اپنی حکومت کا کام پورا کر کے، رام کے راج تلک کی خوشخبری سنانے کے لیے کیکئی کے محل میں داخل ہوئے۔ انھیں یقین تھا کہ خبر سنتے ہی کیکئی خوشی سے پھولی نہ سمائے گی، کیونکہ اُسے رام سے بہت پیار تھا۔

لیکن راجا نے دیکھا کہ کیکئی زمین پر پڑی ہوئی ہے، اُس کے کھلے بال بکھرے ہوئے ہیں اور زیور بھی اِدھر اُدھر پڑے ہیں، وہ بہت ہی رنجیدہ دکھائی دے رہی تھی۔

راجا نے فکر مندانہ لہجے میں پوچھا ــــ "تمھیں کیا ہوا رانی! کیا بیمار ہو، راج وید کو بُلایا جائے۔"

کوئی جواب نہ پا کر راجہ اور پریشان ہو گئے۔ انھوں نے رانی کی بہت منت سماجت کی۔ آخر کیکئی بولی ــــ "مجھے کچھ بھی نہیں ہوا، آپ سے میں جو بھی مانگوں اسے پورا کرنے کا وچن دیں تو میں آپ کو اپنی بیماری کے متعلق کچھ بتاؤں ــــ"

"میں رام کی قسم کھا کر کہتا ہوں، تمھاری خواہش ضرور پوری کروں گا۔" دشرتھ نے جواب دیا۔

کیکئی اُٹھ کر بیٹھتی ہوئی بولی ــــ "مجھے دیے گئے وہ دونوں عہد پورے کیجیے جن کا وعدہ آپ نے میدانِ جنگ میں کیا تھا، نہیں تو میں اپنی جان دیدوں گی۔"

دشرتھ مسکرائے اور بولے —"جو بھی تمھاری خواہش ہو مانگو۔ دشرتھ وچن دے کر کبھی پیچھے نہیں ہٹتا —"

"تو بھرت کو ولی عہد بنائیے"— کیکئی نے کہا اور ذرا رک کر پھر بولی —"اور رام کو چودہ سال کا بن باس دیجیے —"

دشرتھ حیران رہ گئے، انھیں اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا —"میرے پیارے، رعایا کے دلارے رام کو بن باس — رانی تم جانتی ہو، کیا کہہ رہی ہو —



بلاسبب رام کو بن باس، لوگ مجھے کیا کہیں گے، کچھ اور مانگ لو۔ کیکئی ایسا ظلم نہ کرو۔"

"رام کو ہر حالت میں بن باس ملنا ہی چاہیے۔" کیکئی اپنی ضد پر اَڑ گئی۔

غمگین اور اُداس راجا ساری رات کیکئی کو سمجھاتے رہے، گڑگڑائے، ڈرایا دھمکایا لیکن وہ نہیں پسیجی۔

اس طرح ساری رات بیت گئی اور بدقسمت صبح نمودار ہوئی۔



رام کا بن باس

گرو وسشٹ اور دوسرے لوگوں نے دن نکلتے ہی تقریب کی تیاریاں شروع کر دیں، لوگوں کی چہل پہل بھی شروع ہو گئی، سب ہی بڑی دل چسپی اور اُمنگ سے اپنے پیارے رام کے گدی نشین ہونے کی مقدس گھڑی کا انتظار کر رہے تھے۔ وقت بہت تیزی سے گزر رہا تھا، لیکن راجہ کہیں بھی دکھائی نہیں پڑ رہے تھے۔

گرو وسشٹ کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی، انھوں نے وزیر سمنتر کو بُلا کر کہا— "جلدی ہی راج محل میں جاؤ اور راجہ کو بتاؤ کہ ساری تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں، بس اُن کی ہی آمد کا انتظار ہے۔"

سمنتر فوراً ہی کیکئی کے محل میں پہنچے، لیکن وہاں جب انھوں نے راجا کو بے حال پلنگ پڑے ہوئے دیکھا تو ان کے حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔

"مہاراج کیا ہوا؟" انھوں نے بے چین ہو کر پوچھا۔

راجہ صدمے سے اتنے بے چین تھے کہ اُن سے کچھ کہتے نہ بنا— "آج ہونے والے جشن کی وجہ سے یہ اتنے فکر مند ہو گئے تھے کہ انھیں ساری رات نیند نہیں آئی۔" کیکئی نے کہا— "آپ جا کر رام کو فوراً یہاں بھیج دیجیے۔"

"مہاراج! آپ کا کیا حکم ہے—؟" سمنتر نے پوچھا۔

"ہاں سُمنتر رام کو میرے پاس لے آؤ—" راجہ نے کمزور آواز میں کہا۔

سُمنتر کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اچانک ہو کیا گیا ہے۔ وہ سیدھے رام کے محل میں پہنچے۔ محل کے سامنے سجے دھجے اور خوشی سے جھومتے ہوئے لوگوں کی بھیڑ جمع تھی۔ صدر دروازے پر لچھمن کھڑے تھے۔ سُمنتر ایک دم اندر جا پہنچے جہاں رام تخت نشینی کے لیے بلائے

جانے کے انتظار میں سیتا کے ساتھ بیٹھے تھے۔
"راج کمار! مہاراج نے آپ کو بلایا ہے ۔" سُمنتر نے کہا۔
رام کو کچھ شک ہوا، انھوں نے لچھمن کو بلایا اور اُنھیں ساتھ لے کر وہ راج محل کے لیے چل پڑے۔ جب لوگوں نے رام کو شاہی لباس میں باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو آسمان کو چھونے والے نعرے لگانے لگے۔ انھوں نے سمجھا کہ رام اب تخت نشینی کی رسم کے لیے جا رہے ہیں۔ انھوں نے رام کو زور زور سے دعائیں دینا شروع کر دیں۔ عورتوں نے اپنے چھجّوں سے اُن کے اوپر پھولوں کی بارش کی۔
راجکمار کیکئی کے محل میں پہنچے اور اپنے باپ کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے، صرف ایک رات میں راجہ کی جو کایا پلٹ ہو گئی تھی اسے دیکھ کر اُنھیں بہت ہی تعجب ہوا، راجہ ایکدم بوڑھے، کمزور اور تھکے ہوئے سے دکھائی دے رہے تھے، رام نے پہلے انھیں سلام کیا اور پھر کیکئی کو ۔ "رام ۔" دشرتھ نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا جو کچھ ہوا تھا رام کو اس کا ذرا بھی علم نہیں تھا، لیکن اُن کے دل میں شک پیدا ہو گیا۔
انھوں نے کہا ۔ "فرمایئے، کیا مجھ سے کوئی جُرم ہو گیا ہے؟"
لیکن دشرتھ سے کچھ بولا نہیں گیا۔ تب رام نے کیکئی سے پوچھا۔ "ماں! کیا مجھ سے کوئی بھول ہوئی ہے، باپ کچھ کہتے کیوں نہیں، کیا انھیں کوئی تکلیف ہے۔ یا آپ نے کچھ کہہ کر انھیں دُکھی کر دیا ہے؟"
"نہیں ۔" کیکئی بولی "نہ تو یہ بیمار ہیں اور نہ تم سے ناراض ہیں۔ کہیں تمھیں بُرا نہ لگے اس وجہ سے اپنے دل کی بات تمھیں بتانے سے ہچکچا رہے ہیں ۔"
"ایسی کون سی بات ہے، مہربانی فرما کر مجھے بتایئے ۔" رام نے التجا کی۔
رانی بولی ۔ "ایک بار انھوں نے مجھ سے دو عہد کیے تھے، لیکن جب میں نے انھیں پورا کرنے کے لیے کہا تو یہ اب اس طرح پریشان کُن سلوک کر رہے ہیں۔

راجا کو اپنا وچن پورا کرنا چاہیئے، ہے نا۔ اس وقت یہ غصّے اور غم کی وجہ سے کچھ بولتے نہیں، اگر تم مجھے وچن دو کہ ان کے وعدوں کو تم پورا کرو گے تو میں تمھیں بتا دوں گی کہ مہاراج نے تمھیں کیوں بلایا ہے ۔۔۔"

" اگر پتا جی کہیں تو میں آگ میں بھی کود سکتا ہوں ۔ مجھے صرف یہ بتایئے کہ وہ چاہتے کیا ہیں، اُن کا حکم سر آنکھوں پر ہے، میں وچن دے کر اسے کبھی نہیں توڑتا۔"

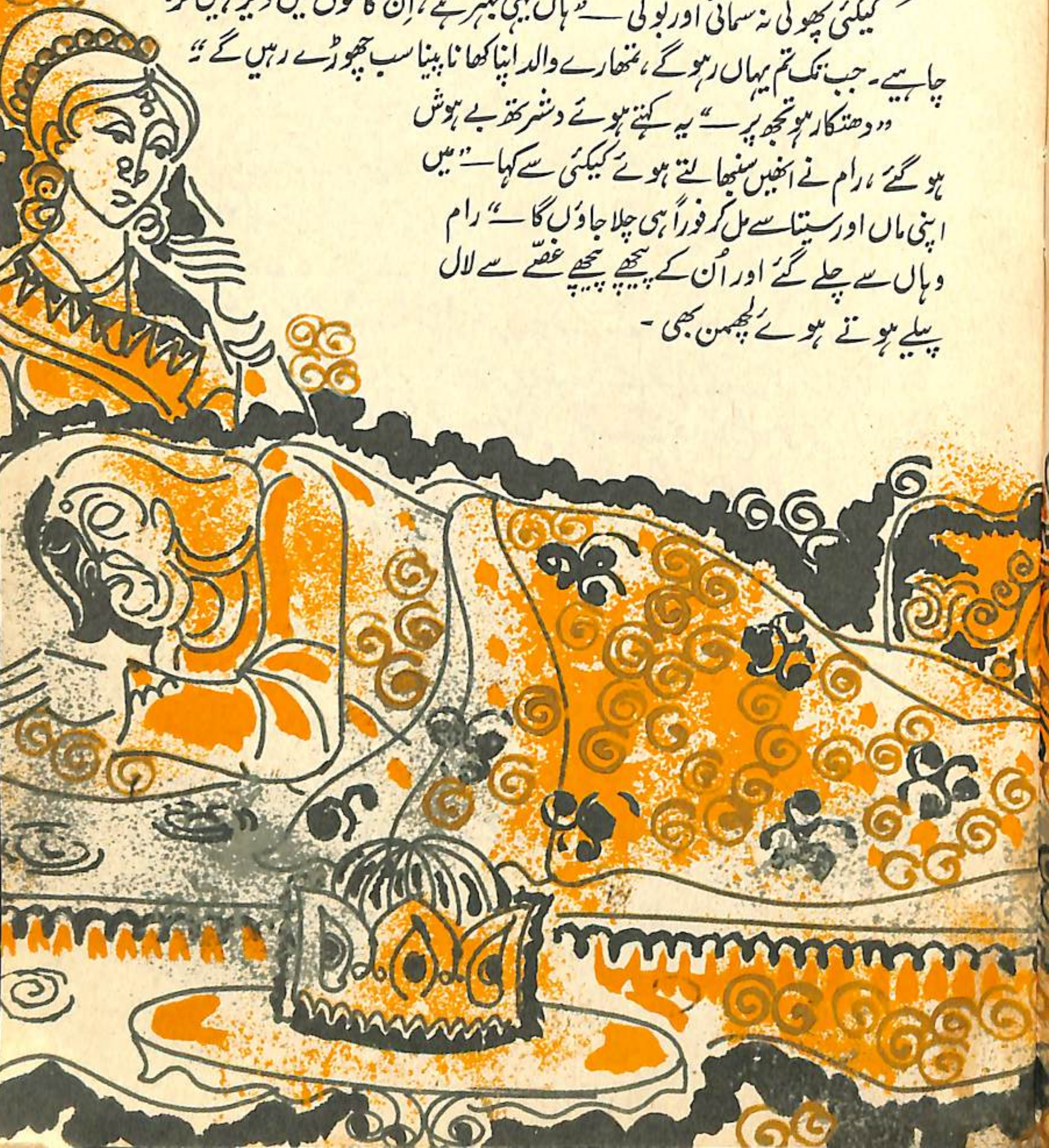
کیکئی نے جواب دیا ۔۔ "میری خواہش ہے کہ تمھاری جگہ بھرت کو ولی عہد بنایا جائے اور تم چودہ سال کے لیے بن میں سادھوؤں کی طرح رہو، اسی بات سے راجہ غم سے بے چین ہیں اور بول نہیں پا رہے ۔"



رام بالکل نہیں گھبرائے، انھوں نے بڑی پرسکون آواز میں کہا — "تو ایسا ہی ہوگا، بھرت کو راجا بنایا جائے اور میں آج ہی بن کو چلا جاؤں گا۔"

کیکئی پھولی نہ سمائی اور بولی — "ہاں یہی بہتر ہے، اِن کاموں میں دیر نہیں کرنا چاہیے۔ جب تک تم یہاں رہو گے، تمھارے والد اپنا کھانا پینا سب چھوڑے رہیں گے۔"

"دھتکار ہو تجھ پر —" یہ کہتے ہوئے دشرتھ بے ہوش ہو گئے۔ رام نے انھیں سنبھالتے ہوئے کیکئی سے کہا — "میں اپنی ماں اور سیتا سے مل کر فوراً ہی چلا جاؤں گا —" رام وہاں سے چلے گئے اور اُن کے پیچھے پیچھے غصّے سے لال پیلے ہوتے ہوئے لچھمن بھی۔



بھیڑ سے بچتے ہوئے وہ اپنی ماں کوشلیا کے پاس پہنچے، دور سے انھوں نے دیکھا کہ جشن کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور لوگ خوشیاں منا رہے ہیں، رام کو دیکھ کر کوئی بھی اُن کے دل کی بات نہیں بھانپ سکا۔

مہارانی کوشلیا پوجا پاٹ کر رہی تھیں تب دونوں راجکمار وہاں جا پہنچے۔ راجکماروں کو دعا دینے کے لیے جیسے ہی وہ اٹھیں لچھمن نے ساری بات انھیں بتادی، وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں۔ لچھمن یہ برداشت نہ کر سکے، وہ رام کی جانب گھوم کر کہنے لگے — "ابھی تک کسی کو کچھ پتہ نہیں ہے۔ میری بات مانو پربھو! راج گدی چھین لو، جو بھی کوئی اس کے خلاف آواز اُٹھائے گا، اس سے میں سمجھ لوں گا —"

لیکن رام تو ایسی بات سُننا بھی نہیں چاہتے تھے — "نہیں میرے پیارے بھائی"۔ رام نے کہا "پتاجی کا وچن پورا کرنا ہمارا فرض ہے، ایسے خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔"

کوشلیا اب ہوش میں آچکی تھیں وہ بولی — "ٹھیک کہتے ہو، بیٹا لیکن میں بھی تمھارے ساتھ چلوں گی، یہاں کیکئی کے ہاتھوں میں دن رات اپنی بے عزتی کیسے سہوں گی۔"

رام نے کہا — ماں تمھیں پتاجی کے لیے سب کچھ سہنا ہوگا، ایسے وقت میں انھیں تمھارے سہارے کی ضرورت ہے، چودہ سال یونہی بات کی بات میں بیت جائیں گے اور میں لوٹ آؤں گا۔"

کوشلیا نے اپنے آپ کو سنبھال کر انھیں دعائیں دیں — "جاؤ بیٹے! ایشور تمھاری حفاظت کرے۔ میں تمھاری واپسی کے انتظار میں زندہ رہوں گی۔"

ماں سے رخصت ہو کر رام سیتا کے محل میں گئے، سیتا اسی انتظار میں تھیں کہ رام راج مکٹ پہنے آئیں گے، لیکن جب انھوں نے رام کو بغیر کسی شاہی نشان کے، اداس، منہ لٹکائے آتے دیکھا تو اُن کا ماتھا ٹھنکا۔ انھوں نے پوچھا — "پربھو! کیا بات ہوگئی، آپ اتنے اُداس کیوں نظر آرہے ہیں — ؟"

رام نے کہا — "پتاجی نے ماں کیکئی کو وچن دیا ہے کہ بھرت کو راجہ بنایا جائے گا،

اُن کا حکم ہے کہ میں چودہ برس کے لیے سادھوؤں کی طرح رہنے کے لیے بن میں چلا جاؤں۔ سیتے! میں تم سے وداع ہونے آیا ہوں، میرے جانے کے بعد ایسا کچھ بھی نہ کرنا جو بھرت کو بُرا لگے، ہمیشہ خیال رکھنا کہ وہ راجہ ہے۔"

غصے اور صدمے سے نڈھال سیتا روتی ہوئی بولی — "نہیں، نہیں۔ میں یہ نہیں برداشت کرسکوں گی۔ میں آپ کو تنہا نہیں جانے دوں گی۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔"

رام مسکرا کر بولے — "بن میں کیا کیا تکلیفیں اٹھانا پڑتی ہیں تمھیں معلوم نہیں، تم راج محل میں پلی ہو، اُن مصیبتوں کا مقابلہ کیسے کروگی۔ پیاری وہاں کانٹوں پر ننگے پاؤں چلنا ہوگا، کھانے کو کبھی ملے گا اور کبھی نہیں۔ ہمیشہ زمین پر سونا پڑے گا، ایسی مشکل زندگی گزارنے کے لیے میں تمھیں بن میں کیسے لے جاسکتا ہوں۔"

لیکن سیتا اتنی آسانی سے ماننے والی نہیں تھی — "آپ کے ساتھ تو کانٹے بھی میرے لیے پھول ہوں گے۔ میں آپ کے بغیر ایک دن بھی نہیں رہ سکتی، پھر چودہ سال الگ کس طرح رہ سکوں گی۔" سیتا نے سسکتے ہوئے کہا "سوامی! مجھے اپنے ساتھ لے چلیے۔"

آخر میں رام کو ماننا پڑا، جب لچھمن کو اس کا علم ہوا تو وہ بولے — "میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا پربھو، تاکہ آپ دونوں کی خدمت کرسکوں، مجھے ساتھ لے جانا نامنظور نہ کریں۔" رام نے سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن لچھمن کسی طرح بھی نہیں مانے، اس کے بعد تینوں بن جانے سے پہلے مہاراج سے رخصت لینے گئے۔

انھوں نے دیکھا مہاراج کو رانیوں اور وزیروں نے گھیر رکھا ہے، سبھی وزیر اس حادثہ سے بہت ناراض تھے وہ کیکئی کو سمجھا رہے تھے "مہارانی جو کچھ آپ کررہی ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے، رام بے قصور ہیں، مہاراج انھیں بن باس کیسے دے سکتے ہیں۔" لیکن کیکئی اپنی ضد پر اڑی رہی۔

"دنیا کے رسم و رواج کے مطابق سب سے بڑے بیٹے کو ہی ولی عہد بنایا جاتا ہے، وہ اس قابل نہ ہو تو دوسری بات ہے۔" وزیروں نے زور دیتے ہوئے سمجھانے کی بہت کوشش کی، لیکن کیکئی

نے ان کی بات سُنی اَن سُنی کر دی۔

بے حال سے دشرتھ رام کی طرف مڑ بولے :" بیٹا میں تو قول ہار چکا ہوں، لیکن تم نہیں، مجھے قیدی بنالو اور اپنا راج سنبھالو، تم ہی اس کے اصلی وارث اور حق دار ہو "

رام نے دکھی ہو کر کہا :" پتا جی! غم کی وجہ سے ہی آپ یہ کہہ رہے ہیں، لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا، آپ ہمیں دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں "

راجا گڑگڑاتے رہے :" میرے پیارے بچو! کم سے کم ایک دن تو اور رُک جاؤ "

رام نے جواب دیا :" نہیں پتا جی! اس سے تو جدائی کا دکھ اور بھی بڑھے گا۔ ہمیں فوراً ہی روانہ ہونے دیں "

کیکئی نے فوراً ہی ویسے ہی کپڑے منگوائے جیسے جنگل میں سادھو پہنتے ہیں اور رام، سیتا اور لچھمن کو پہننے کے لیے دیے۔

گرو وسشٹ یہ دیکھ کر غصّے ہو اُٹھے " سیتا سنیاسن کے بھیس میں بن میں کیوں جائے گی، نہیں سیتا نہیں جائے گی۔ وہ شاہی لباس اور ہتھیار پہن کر رام کی جگہ راج گدی پر بیٹھ کر حکومت کرے گی "

سب ہی لوگوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی، وسشٹ بولتے چلے گئے :" اگر سیتا جائے گی تو ہم سب اجودھیا کے رہنے والے بھی اُن کے ساتھ جائیں گے، بھرت یہاں سونی اجودھیا پر راج کریں گے۔ جہاں رام رہیں گے وہیں اُن کی رعایا بھی رہے گی "

دشرتھ بھی اپنے غصے کو نہ روک سکے اور کیکئی سے بولے :" بے رحم تو تو بہت آگے بڑھتی جا رہی ہے میں نے سیتا کو بن بھیجنے کا وچن کب دیا تھا۔ منتری! جاؤ اور اتنے کپڑے اور زیور لا کر سیتا کو دے دو۔ جو چودہ سال کے لیے کافی ہوں۔

سب سے وداع ہو کر تینوں چلنے کے لیے تیار ہوئے، رتھ اُن کا انتظار کر رہا تھا، اُن کے ساتھ وزیر سُمنتر بھی گئے۔

اب تک یہ منحوس خبر سب ہی شہر والوں کو معلوم ہو چکی تھی، جہاں جشن کی دھوم دھام تھی۔ وہاں رونا پیٹنا مچ گیا۔ لوگ رام اور سیتا کو جانے نہیں دینا چاہتے تھے، وہ روتے ہوئے رتھ کے پیچھے دوڑے، سب ہی عورت مرد، بوڑھے اور جوان روتے ہوئے، ننگے پیر میلوں تک رتھ کے پیچھے دوڑتے گئے۔ لوگ روتے ہوئے چلاتے جاتے تھے " رام رک جاؤ۔ ہمیں بھی اپنے ساتھ لے چلو " ان سب کو دیکھ کر رام

کا اعتماد بھی ٹوٹنے سا لگا، انھوں نے رتھ چلانے والے کو اور زیادہ تیز چلنے کو کہا تاکہ لوگ انھیں پکڑ نہ پائیں اور تھک ہار کر اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں۔

کچھ لوگ واپس چلے گئے اور کچھ رات ہونے تک رتھ کا پیچھا کرتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ کچھ تو کبھی بھی گھر واپس نہ پہنچے، وہیں راستے میں رام کے بن باس سے لوٹنے تک ان کا انتظار کرتے رہے، گنگا کے کنارے بسے شرنگ ویرپور میں شام کو بن باسی پہنچے، یہاں پر بھیل راج گوہ رہتے تھے جو رام کو بہت پیار کرتے تھے، انھوں نے سب کا استقبال کیا، رام نے رات گوہ راج کا مہمان بن کر گزاری۔

دوسرے دن صبح ہی رام نے سُمنتر کو واپس بھیج دیا، سُمنتر انھیں چھوڑ کر واپس نہیں جانا چاہتے تھے، لیکن رام نے ان سے کہا — "واپس جائیے اور پتا جی کی ہمت بندھائیے اور لوگوں کو بتائیے کہ ہم سچ مچ ہی بن میں چلے گئے ہیں، نہیں تو انھیں کبھی یقین نہیں آئے گا۔"

جب تک دونوں راجکمار اور سیتا گوہ راج کی کشتی پر چڑھ کر گنگا پار نہیں پہنچ گئے سُمنتر وہیں کھڑے رہے، اس کے بعد بہت ہی دکھی دل کے ساتھ اجودھیا واپس آگئے۔

سُمنتر سیدھے راجہ کے پاس پہنچے جو کوشلیا کے محل میں بے چین سے بیٹھے ہوئے تھے، جیسے ہی انھوں نے سُمنتر کو آتے دیکھا، سر اُٹھا کر بڑی بے صبری کے ساتھ پوچھا۔ "اب وہ کہاں ہیں، رات کو آرام کہاں کیا۔ سُمنتر انھوں نے کچھ کھایا پیا—؟"

سُمنتر نے سب کچھ بتا کر راجہ کی ڈھارس بندھانا چاہی، لیکن دشرتھ کو اب چین کہاں تھا۔ رام کی جُدائی سے اتنے بے چین تھے کہ انھیں جینا دوبھر ہو رہا تھا۔ رام کے جانے کے چھٹے دن وہ پرلوک سدھار گئے۔

دوسرے دن صبح عظیم گرو وسشٹ نے سبھی وزیروں کو بلایا اور مشورہ دیا کہ جلد از جلد بھرت کو بلایا جائے، کیونکہ راج گدی خالی رہنے سے خطرہ رہتا ہے، فوراً ہی سفیر بھیجا گیا اُس کو سمجھا دیا گیا تھا کہ دشرتھ کی موت اور رام کے بن باس کے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتائے۔

بھرت کی واپسی

جیسے ہی بھرت کا رتھ اجودھیا کے قریب پہنچا، انھیں محسوس ہوا جیسے کچھ گڑبڑ ہے۔ "اجودھیا بدلی ہوئی سی کیوں لگ رہی ہے" — انھوں نے پوچھا۔ "باغ بغیچوں میں ہنسی خوشی چہل پہل کرنے والے لوگ کہاں ہیں، دور ہی سے سنائی دینے والی سنگیت کی آواز بھی نہیں آرہی ہے آج، یہاں تک کہ مجھے تو پیڑ پودے بھی روتے ہوئے سے لگ رہے ہیں۔"

راج محل میں پہنچنے پر سب سے پہلے اپنے باپ کے محل میں گئے۔ انھیں وہاں نہ پاکر کیکئی کے پاس پہنچے، ماں نے انھیں گلے سے لگالیا۔ بھرت نے بے چین ہوتے ہوئے پوچھا — "ماں پتاجی کہاں ہیں، پہلے مجھے انھیں سلام کرنا چاہیے —؟"

کیکئی نے جواب دیا — "بیٹا، جہاں ہم سب کو ایک دن جانا ہے، تمہارے پتاجی وہیں چلے گئے ہیں۔"

صدمے سے بے حال ہوکر بھرت زمین پر پچھاڑ کھاکر گر پڑے۔ کیکئی نے انھیں تسلی دیتے ہوئے کہا — "تمہارے جیسے مرد کا اس طرح رنجیدہ ہونا ٹھیک نہیں، اٹھو اور اپنے آپ کو سنبھالو۔" لیکن بھرت کی بے چینی کم نہ ہوئی۔

"میں سوچتا تھا کہ وہ رام کے تخت نشین ہونے کی تیاری میں لگے ہوں گے، یہی سوچ کر میں خوشی خوشی جلدی آیا تھا، لیکن یہاں کیا سے کیا ہوگیا، ان کا دیہانت کیسے ہوا، کیا آخری وقت انھوں نے میرے لیے بھی کچھ کہا تھا —"

کیکئی نے روکھے لہجے میں جواب دیا "نہیں، ہے رام، ہے لچھمن، ہے سیتے۔ یہی ان کے آخری الفاظ تھے۔ راجہ نے رام کو بن باس دے دیا ہے —" اس کے بعد کیکئی نے بھرت کو ساری بات بتائی کہ اس نے کیسے راجہ سے دو قول مانگ کر رام کو بن باس دلوایا، کیسے لچھمن اور سیتا

بھی ضد کر کے ان کے ساتھ چلے گئے اور اسی حادثہ کی وجہ سے راجہ کی موت ہوئی۔ آخر میں اس نے کہا ــــ "بیٹا یہ سب میں نے تمہارے لیے کیا ہے۔ اب یہ حکومت تمہاری ہے۔ تم ہی شاہی تاج پہنو گے۔"

غم سے پاگل بھرت چیخ اٹھے ــــ "بے رحم! کیا تمہاری عقل میں اب بھی کچھ نہیں آیا کہ تم نے کیا کر ڈالا ہے۔ باپ جیسے بھائی اور خود باپ سے جدا ہو کر شاہی تاج میرے لیے کس کام کا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایچھواکو، خاندان کی روایت کے مطابق باپ کے بعد بڑا بیٹا ہی راج گدی کا حق دار ہوتا ہے۔"

روحانی صدمے سے نڈھال بھرت نے کیکئی کو نشتر چبھوتے ہوئے کہا ــــ "مجھے بہت غرور تھا کہ میں مذہب پر چلتا ہوں، لیکن تم نے میرا غرور چور چور کر دیا۔ تمہاری یہ ہمت ہوئی کیسے۔ لیکن جو کچھ تم چاہتی ہو وہ میں کبھی نہیں کروں گا۔ میں جا کر رام کو واپس لاؤں گا اور ہمیشہ ان کا خادم بن کر رہوں گا۔"

اپنی ماں کو چھوڑ کر بھرت کوشلیا کے پاس پہنچے، بھرت کی واپسی کی خبر پاتے ہی کوشلیا اور سمترا دونوں اس سے ملنے کے لیے تیار بیٹھی تھیں۔ بھرت ایک دم کوشلیا کے قدموں میں گر پڑے۔

کوشلیا نے انھیں اٹھا کر گلے سے لگا لیا۔ اس کے بعد وہ بولیں ــــ "بیٹا جس حکومت کی تمہیں خواہش تھی وہ اب تمہاری ہے، لیکن کیکئی نے اسے حاصل کرنے کے لیے جو طریقہ اپنایا وہ بہت ہی نامناسب تھا۔ تم راج کا سکھ لوٹو لیکن مجھے میرے رام کے پاس بھجوا دو۔"

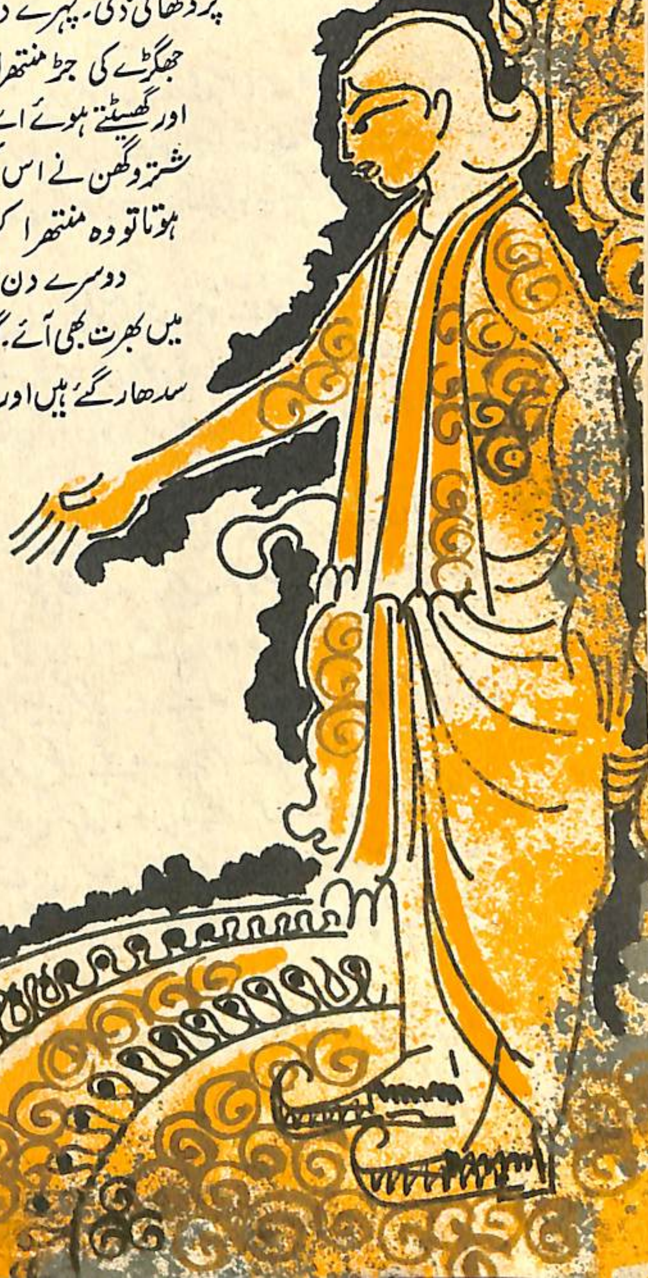
یہ سن کر بھرت تڑپ اٹھے ــــ "ماں میں قسم کھاتا ہوں۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں تھا۔ تم جانتی ہو رام مجھے کتنے پیارے ہیں، بھلا میں ان کا نقصان کیسے کر سکتا ہوں۔"

کوشلیا کو بھرت کی باتوں سے یقین ہو گیا، لیکن پھر بھی انہوں نے رام کے پاس جانے کی بات دہرائی۔

بھرت نے کہا ــــ "آپ یہاں آرام سے رہیں، میں خود جا کر رام کو واپس لاؤں گا۔"

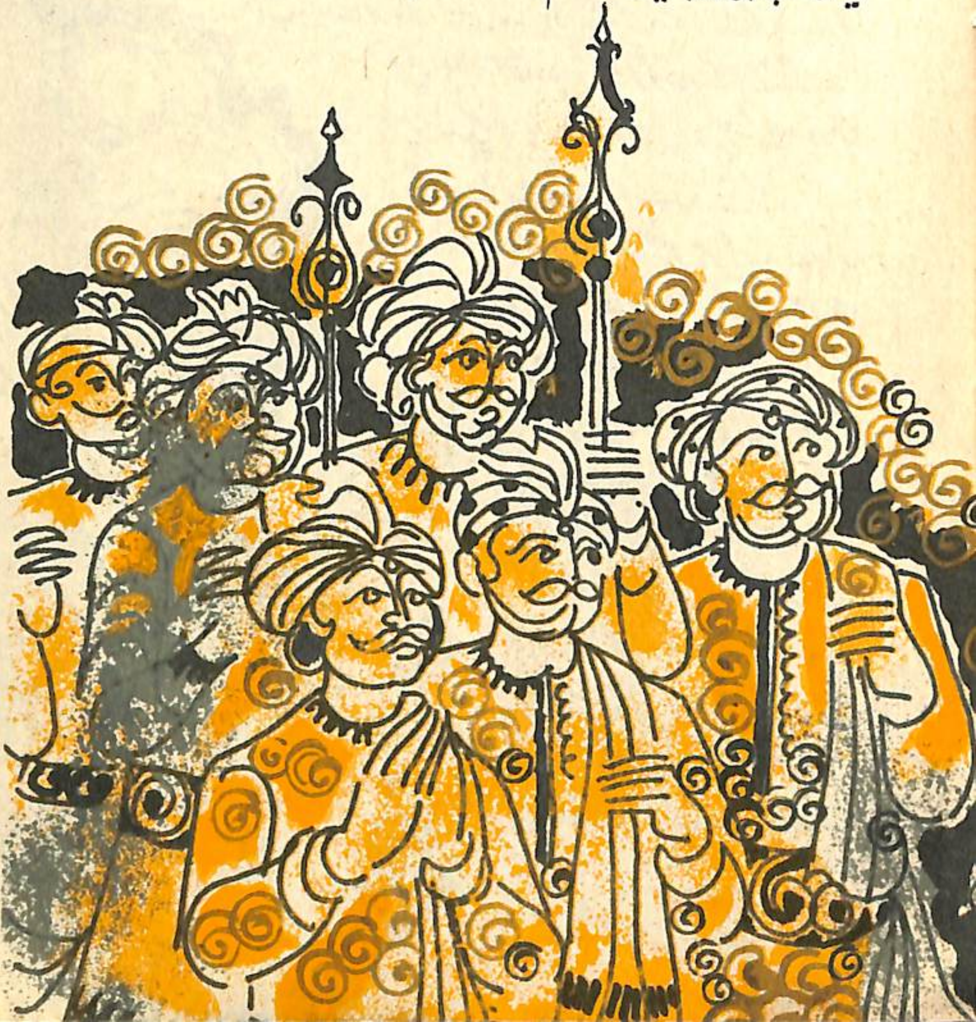
بھرت اور شتروگھن سوچنے لگے کہ رام کو کس ترکیب سے واپس لایا جائے۔ وہ بات کر ہی رہے تھے کہ کیکئی سے انعام میں ملے خوب صورت کپڑوں اور زیوروں سے سجی سنوری منتھرا دروازے پر دکھائی دی۔ پہرے دار نے شتروگھن کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ سارے جھگڑے کی جڑ منتھرا ہے۔ شتروگھن نے لپک کر اس کے بال پکڑ لیے اور گھسیٹتے ہوئے اسے کمرے میں لے گئے۔ کیکئی چلاتی رہی، لیکن شتروگھن نے اس کی ایک نہ سنی، اگر بھرت نے بیچ بچاؤ نہ کرایا ہوتا تو وہ منتھرا کو جان سے ہی مار ڈالتے۔

دوسرے دن صبح ہی وسشٹ گرو نے مجلس بلائی جس میں بھرت بھی آئے۔ گرو وسشٹ نے کہا "تمہارے باپ پرلوک سدھار گئے ہیں اور بڑے بھائی بھی بن باس پر گئے ہیں، اب تو یہی ٹھیک ہوگا کہ تم راج گدی سنبھال لو۔ تخت نشینی کے لیے دن مقرر کیا جائے اور رعایا کو جشن منانے دیا جائے۔"



بھرت اٹھے اور بہت ہی شدید الفاظ میں اعتماد کے ساتھ بولے ـــــ "منی مہاراج! یہ پاپ کرنے کے لیے آپ مجھ سے کیوں کہہ رہے ہیں، اس حکومت کے حق دار تو رام ہی ہیں اور رہیں گے۔"

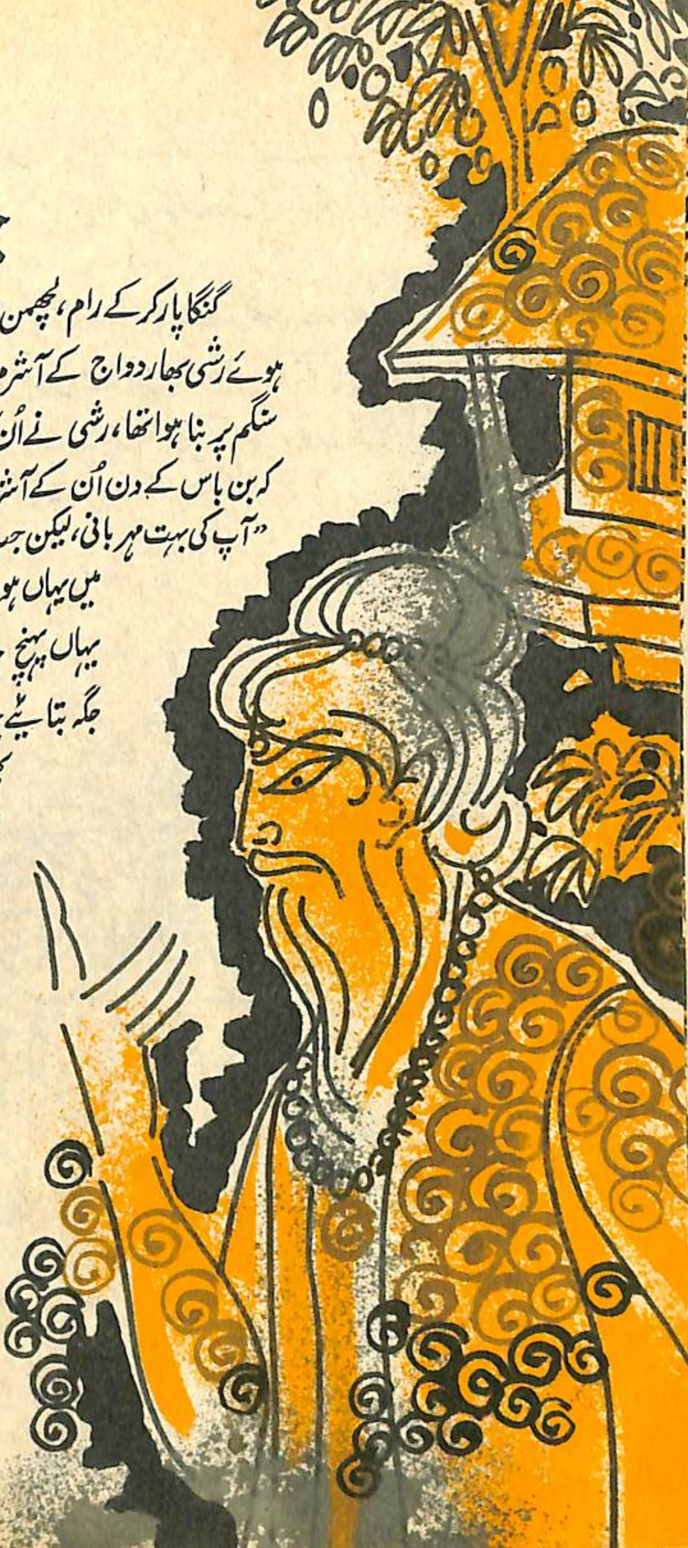
وہاں سب ہی موجود لوگ یہ سُن کر خوشی سے جھوم اٹھے۔ انھوں نے مزید کہا ـــ "میں اپنے بڑے بھائی کو واپس لاؤں گا اور اگر انھوں نے میری بات نہیں مانی تو لچھمن کی طرح میں بھی ان کے ساتھ ہی بن میں رہوں گا۔" اس کے بعد انھوں نے سُمنتر کو فوج کی تیاری کا حکم دیا اور سب ہی درباریوں سے رام کی تلاش میں چلنے کے لیے کہا۔



چترکوٹ

گنگا پار کر کے رام، لچھمن اور سیتا ندی کے کنارے کنارے چلتے ہوئے رشی بھاردواج کے آشرم میں پہنچے، یہ آشرم پریاگ میں گنگا جمنا کے سنگم پر بنا ہوا تھا، رشی نے اُن کا استقبال کیا اور اس بات پر زور دیا کہ بن باس کے دن اُن کے آشرم میں ہی گزار دیں۔ رام نے جواب دیا — "آپ کی بہت مہربانی، لیکن جب اجودھیا کے رہنے والوں کو پتہ چلے گا کہ میں یہاں ہوں تو روزانہ لوگوں کے جھنڈ کے جھنڈ یہاں پہنچ جایا کریں گے۔ کہیں دور پرسکون اور تنہا جگہ بتائیے جہاں سیتا آرام سے رہ سکے۔"

بھاردواج نے انھیں چترکوٹ میں جاکر رہنے کا مشورہ دیا جو ایک خوب صورت پہاڑی پر واقع تھا اور جہاں پانی اور پھول وغیرہ کافی تعداد میں موجود تھے وہ وہاں گئے اور انھیں یہ جگہ اتنی پسند آئی کہ دیکھتے ہی دیکھتے لچھمن نے تو رام اور سیتا کے لیے ایک گھر بنانا شروع کر دیا، ہنسی خوشی باتیں کرتے ہوئے انھیں تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ انھوں نے جنگل کے جانوروں کو اِدھر اُدھر گھبراہٹ میں دوڑتے بھاگتے دیکھا یہاں تک



کہ ہاتھی بھی پریشان لگ رہے تھے۔

لچھمن ایک اونچے سے پیڑ پر چڑھ گئے اور انھوں نے چاروں طرف دیکھا، پہاڑی کے دامن میں، شمال کی جانب انھیں ہاتھیوں، گھوڑوں اور رتھوں سے سجی بہت بھاری فوج دکھائی دی۔

"ارے، یہ تو کوئی فوج ہے۔" وہ اوپر سے ہی بولے "آگ بجھادو اور سیتا کو کسی محفوظ مقام پر پہنچا کر تیر کمان اٹھا کر تیار ہو جاؤ۔"

رام نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ "کیا معلوم ہوتا ہے کس کی فوج ہے۔"

لچھمن نے غور سے دیکھا اور حیرت زدہ ہوتے ہوئے چلا پڑے۔ "لگتا ہے یہ تو بھرت کی فوج ہے، راج تو انھیں مل ہی گیا ہے، اب ہمیں بھی ختم کرنا چاہتے ہیں، تاکہ مزے سے حکومت کا سُکھ لوٹ سکیں ——" پھر انھوں نے غصے سے بھر کر کہا —— "میں اُسے

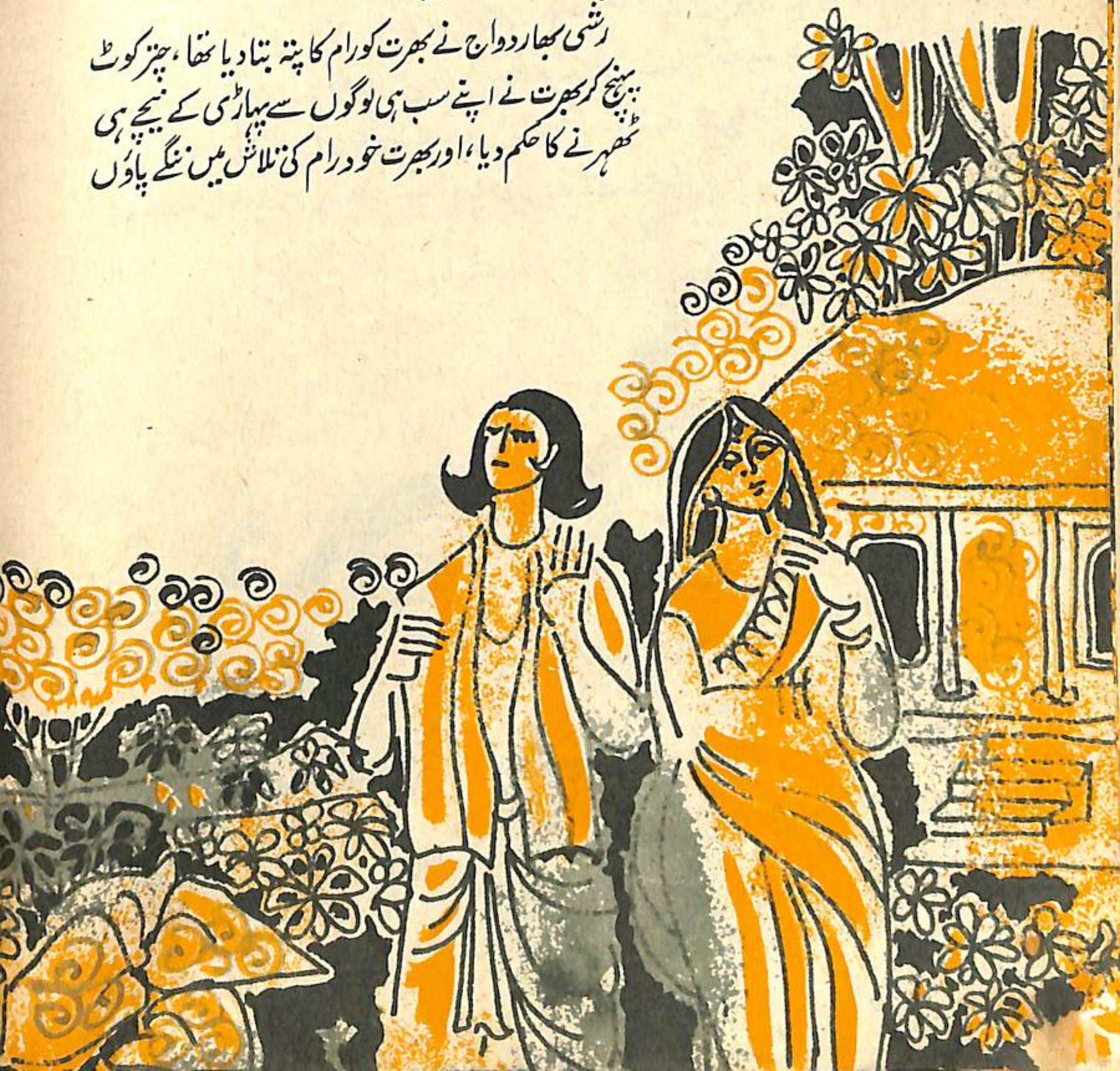


جان سے مار ڈالوں گا۔ اور اس کی فوج کو تہس نہس کر ڈالوں گا اور پھر آپ مطمئن ہو کر راج گدی پر بیٹھ جائیے گا۔"

رام بہت ہی پر سکون لہجے میں بولے "اگر بھرت آ رہا ہے تو تیر کمان تیار کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، مجھے یقین ہے وہ ہمیں واپس لے جانے کے لیے آیا ہے، اگر ایسا نہ بھی ہو تو بھی میں راج گدی یا دولت کے لیے بھائی سے نہیں لڑوں گا"۔

لچھمن نیچے اُتر آئے اور وہ بھرت کے آنے کا انتظار کرنے لگے۔

رشی بھاردواج نے بھرت کو رام کا پتہ بتا دیا تھا، چترکوٹ پہنچ کر بھرت نے اپنے سب ہی لوگوں سے پہاڑی کے نیچے ہی ٹھہرنے کا حکم دیا، اور بھرت خود رام کی تلاش میں ننگے پاؤں

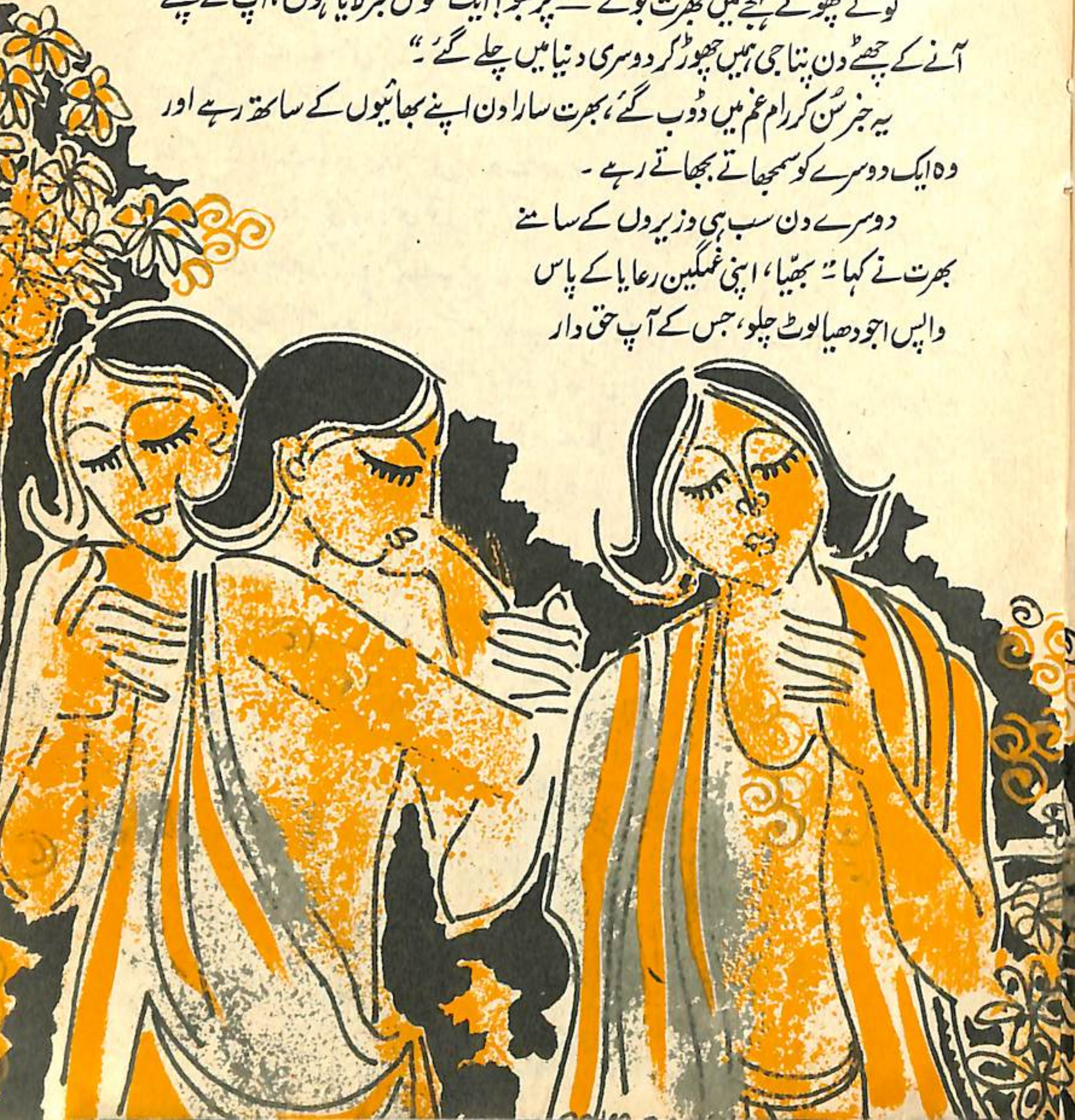


پہاڑی پر گئے، چترکوٹ انھیں بہت سہانا لگا، انھیں رام، لچھمن اور سیتا بیٹھے ہوئے دکھائی دیے، وہ دوڑ کر جھٹ سے رام کے قدموں میں گر پڑے، اُن گلا بھر آیا۔" پربھو !" صرف اتنا ہی ان کے منہ سے نکل سکا۔ شتروگھن بھی اوپر آئے اور رام کے قدموں پر گر پڑے، رام کی آنکھیں بھر آئیں۔ انھوں نے اُن دونوں کو اٹھایا اور گلے سے لگا لیا۔

ٹوٹے پھوٹے لہجے میں بھرت بولے ــ" پربھو! ایک منحوس خبر لایا ہوں، آپ کے چلے آنے کے چھٹے دن پتا جی ہمیں چھوڑ کر دوسری دنیا میں چلے گئے۔"

یہ خبر سُن کر رام غم میں ڈوب گئے، بھرت سارا دن اپنے بھائیوں کے ساتھ رہے اور وہ ایک دوسرے کو سمجھاتے بجھاتے رہے۔

دوسرے دن سب ہی وزیروں کے سامنے بھرت نے کہا:" بھیّا، اپنی غمگین رعایا کے پاس واپس اجودھیا لوٹ چلو، جس کے آپ حق دار



ہیں، اُس شاہی تاج کو چل کر پہنو۔"

رام نے جواب دیا۔" نہیں بھائی بھرت، اپنی موت سے پہلے پتا جی نے مجھے چودہ سال کا بن باس اور تمھیں راج دیا ہے، ہمیں اپنے باپ کا حکم بجالانا چاہیئے، اب تم جاؤ اور سکون کے ساتھ حکومت کا کام سنبھالو ۔"

بھرت نے دکھی ہوتے ہوئے کہا ۔" یہ سب میری ماں کے کرتوت ہیں، ایسی نامناسب باتوں کا آپ اثر نہ لیں، اب آپ ہمارے ساتھ واپس لوٹ چلیے ۔" لیکن رام راضی نہ ہوئے انھوں نے کہا ۔" چاہے چاند اپنی روشنی چھوڑ دے اور ہمالیہ اپنی بلندی، چاہے سمندر اپنی روایت توڑ دے، لیکن میں پتا جی کو دیا ہوا قول نہیں توڑوں گا، بھرت تم لوٹ جاؤ اور شترو گھن کی مدد سے حکومت کی دیکھ بھال کرو، میں اب یہاں سے سیتا اور لچھمن کے ساتھ ڈنڈک بن میں جارہا ہوں۔"

بھرت مایوس ہو گئے ۔" تب پھر آپ مجھے اپنی کوئی نشانی ہی دے دیں تاکہ آپ کے نام سے حکومت کا کام چلتا رہے ۔" رام کو بات پسند آئی اور انھوں نے اپنے کھڑاؤں انھیں دے دیے ۔ بھرت نے عقیدت سے انھیں اپنی پیشانی سے لگایا اور کہا ۔" انھیں راج گدی پر رکھ کر میں آپ کے نام پر حکومت کا کام چلاؤں گا، اگر آپ چودہ سال بعد واپس نہیں آئے تو میں چتا میں کود کر اپنی جان دیدوں گا ۔"

یہ کہہ کر وہ بجھے دل کے ساتھ واپس چلے گئے، اجودھیا لوٹ کر انھوں نے رام کی کھڑاؤں راج گدی پر رکھ کر چودہ سال تک بہت اچھے طریقہ سے حکومت سنبھالی، وہ اجودھیا میں کبھی نہیں ٹھہرے بلکہ رام لچھمن کی مانند ہی سادھوؤں کی طرح نندی گرام میں رہے ۔



پنچ وٹی میں رام

بھرت کے چلے جانے کے بعد، رام نے چترکوٹ میں زیادہ دیر ٹھہرنا مناسب نہیں سمجھا، وہ اس خوب صورت جگہ کو چھوڑ کر ڈنڈک بن چلے گئے، اس بن میں بہت سے دیو اور راکشس رہتے تھے جو عبادت کرنے والوں کو بہت تکلیف پہنچایا کرتے تھے، رام کو دیکھ کر عبادت کرنے والے بہت خوش ہوئے اور اُن کا استقبال کرتے ہوئے بولے ۔" راجکمار، ایشور نے آپ کو ہمارے لیے ہی بھیجا ہے تاکہ آپ اُن بے رحم راکشسوں سے ہماری حفاظت کریں جو دن رات ہمیں تکلیف دیتے ہیں، جانوروں کو مار دیتے ہیں اور ہماری جگہوں کو ناپاک کرتے ہیں ۔"

دس برس تک رام، لچھمن اور سیتا اس جنگل میں ایک آشرم سے دوسرے آشرم میں رہے، انھوں نے جنگل سے راکشسوں کا صفایا کر دیا، عبادت گزار امن سے عبادت کرنے لگے ۔

آخر میں وہ مہارشی اگستے کے آشرم میں پہنچے ۔ انھوں نے اُن کو دعائیں دیں اور انھیں بن باس کا باقی وقت گوداوری ندی کے کنارے پنچ وٹی میں گزارنے کی صلاح دی ۔

وہ پنچ وٹی میں آ کر رہنے لگے، یہ جگہ بہت خوب صورت تھی، سب ہی جانور بے فکر ہو کر سکون سے رہا کرتے تھے، اُن کی کُٹی کے سامنے مور ناچتے تھے، اُن کی کُٹی کے آس پاس بہت سے پھلوں اور پھولوں کے پیڑ تھے، ان کی زندگی بہت سُکھ اور مزے سے گزر رہی تھی ۔

ایک دن لنکا کے راجہ راون کی بہن سروپ نکھا اس جنگل میں آئی اور اس نے ان دونوں خوب صورت راجکماروں کو دیکھا ۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کون ہیں، اسے تعجب ہوا کہ راکشسوں سے بھرے اس جنگل میں آنے کی ہمت انھیں کیسے ہوئی، وہ ان دونوں پر فدا ہو گئی، پہلے اس نے رام کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی، لیکن جب انھوں نے منع کر دیا تو وہ لچھمن کے پاس گئی ۔

راجکماروں نے اس کا مذاق اُڑانا شروع کر دیا، رام تے کہا — "دیکھو میرے ساتھ تو میری بیوی ہے۔ میں تم سے بیاہ کیسے کر سکتا ہوں۔"

لچھمن بولے — "میں تو رام کا خادم ہوں اور ایک خادم کی بیوی کو خادمہ بننا پڑتا ہے۔"

سروپ نکھا ان کا مذاق نہیں سمجھ پائی اور سیتا کی طرف جھپٹتی ہوئی چلائی — "رام میں تمہاری بیوی کو ہی چبا جاتی ہوں۔ تب تو تم مجھ سے بیاہ کر سکو گے۔" رام نے اُسے روکتے ہوئے لچھمن سے کہا — "ایسے خطرناک لوگوں سے ہمیں مذاق نہیں کرنا چاہیے۔" لچھمن نے غصے میں آ کر اُس کے ناک کان کاٹ ڈالے۔

وہ روتی ہوئی اپنے بھائی کھر اور دوشن کے پاس گئی اور ان سے رام لچھمن سے بدلہ





لینے کے لیے کہا۔

رام جانتے تھے کہ راکشس انھیں مارنے کے لیے ضرور آئیں گے۔ اس لیے وہ اُن کا سامنا کرنے کے لیے بالکل تیار تھے، لچھمن کے ساتھ انھوں نے سیتا کو محفوظ مقام پر بھیج دیا۔ لچھمن خود وہاں رہ کر راکشسوں سے لڑنا چاہتے تھے اس لیے انھوں نے رام سے کہا۔ "آپ ماں سیتا کو کہیں دور لے جائیے اور مجھے دیوؤں کا مقابلہ کرنے دیجیے۔" لیکن رام نے اُن کی بات نہیں مانی۔

کھر اور دوشن دیگر سینکڑوں راکشسوں کے ساتھ دھول کا غبار اُڑاتے ہوئے جلدی ہی وہاں آپہنچے، لیکن رام کا مقابلہ بھلا وہ کیسے کرتے رام نے اُن سب کا کام تمام کردیا، سروپ نکھا جو یہ سب دور سے دیکھ رہی تھی رام کی بہادری کو دیکھ کر دنگ رہ گئی، درد سے کراہتی ہوئی اور غصّے سے چیخ وپکار کرتی وہ بھاگی بھاگی اپنے بڑے بھائی راون کو اُس قتل عام کے بارے میں بتانے کے لیے لنکا جا پہنچی۔

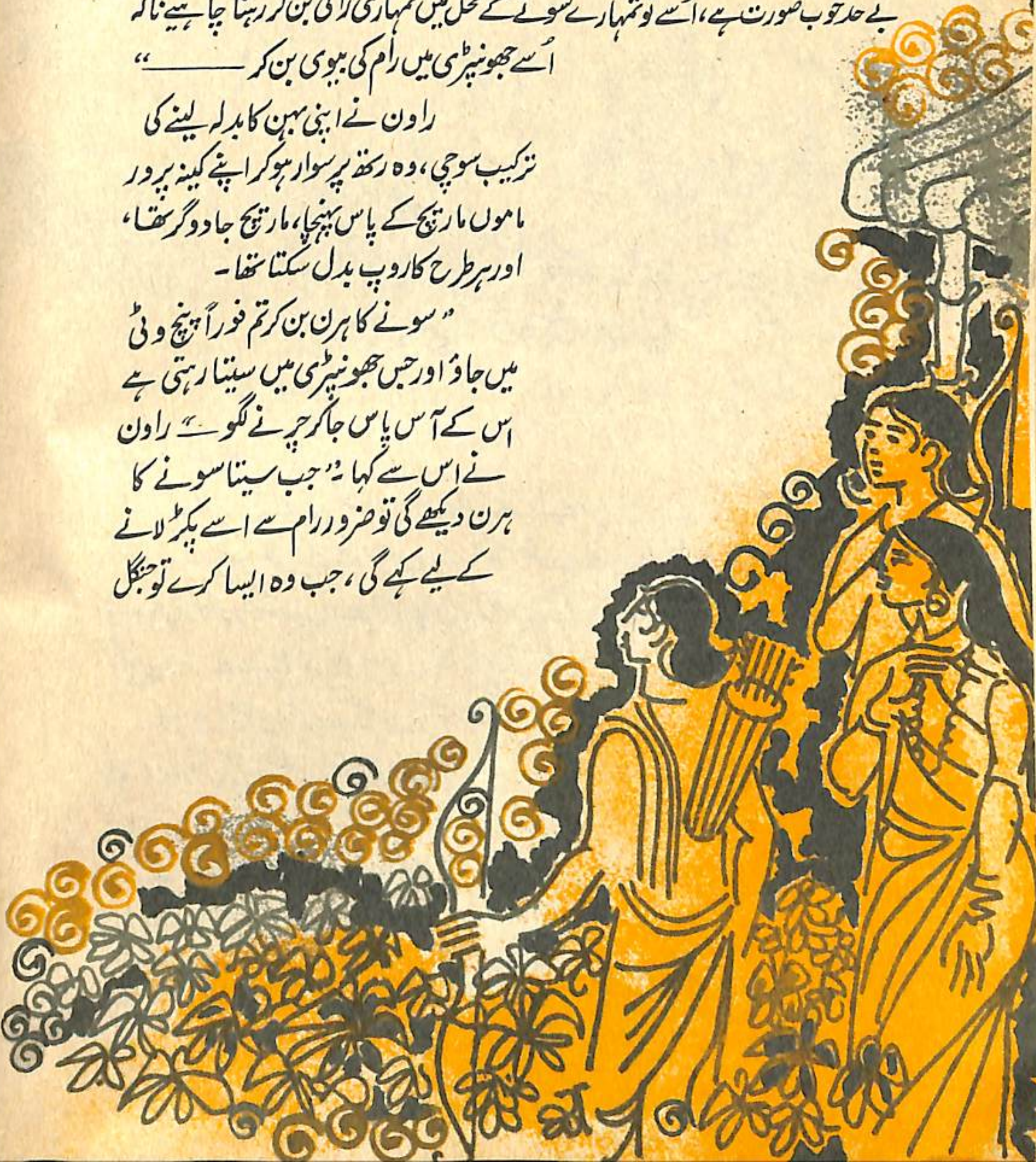
راون نے جب ساری کہانی سُنی تو آپے سے باہر ہو گیا۔ "کیا کہتی ہو۔ ایک آدمی نے

اُن سب کو مار ڈالا، یہ کیسے ہو سکتا ہے" اُس نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ معمولی آدمی نہیں ہیں" سروپ نکھا بولی "بہت طاقت ور اور ہمت والے ہیں، حالانکہ بہت معمولی دکھائی دیتے ہیں۔ معمولی کپڑے پہنتے اور کُٹیا میں رہتے ہیں۔ سیتا بے حد خوب صورت ہے، اُسے تو تمہارے سونے کے محل میں تمہاری رانی بن کر رہنا چاہیے نا کہ اُسے جھونپڑی میں رام کی بیوی بن کر ——"

راون نے اپنی بہن کا بدلہ لینے کی ترکیب سوچی، وہ رتھ پر سوار ہو کر اپنے کینہ پرور ماموں ماریچ کے پاس پہنچا، ماریچ جادوگر تھا، اور ہر طرح کا روپ بدل سکتا تھا۔

"سونے کا ہرن بن کر تم فوراً پنچ وٹی میں جاؤ اور جس جھونپڑی میں سیتا رہتی ہے اس کے آس پاس جا کر چرنے لگو" راون نے اس سے کہا "جب سیتا سونے کا ہرن دیکھے گی تو ضرور رام سے اسے پکڑ لانے کے لیے کہے گی، جب وہ ایسا کرے تو جنگل





میں ایک جانب دوڑنے لگنا۔ رام تمہارا تعاقب کرے گا۔ جب تم کچھ دور نکل جاؤ تو لچھمن کو مدد کے لیے پکارنا، لیکن یاد رکھنا آواز ہوبہو رام جیسی ہو۔ جب لچھمن اپنے بھائی کی مدد کے لیے جائے گا تو سیتا اکیلی رہ جائے گی، بس میں سادھو کا بھیس بھر کر اُسے اغوا کرلاؤں گا۔"

ماریچ بے چارہ ڈر گیا، ایسا کرنے کی اس کی مرضی نہیں تھی، لیکن راون کو اس پر غصہ آگیا "یہ کام کرو اور اپنا انعام پاؤ، اگر انکار کیا تو میرے ہاتھوں مارے جاؤگے۔" اب ماریچ کے پاس حکم بجالانے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا۔

جیسا راون نے چاہا تھا ویسا ہی ہوا، سیتا نے سونے کی جھلملاتی ہوئی کھال والا ہرن دیکھا تو اسے حاصل کرنے کی خواہش کی، لچھمن کو کچھ شک ہوا، انھوں نے رام سے کہا "یہ کوئی طلسمی جال معلوم ہوتا ہے۔ آپ ان کی بات پر توجہ نہ دیں۔" لیکن سیتا ضد کرنے لگیں اور بولیں — "جائیے سوامی! اگر آپ اُسے پکڑ نہیں سکتے تو تیر سے مار کر ہی لادیجیے، اس کی کھال بہت خوب صورت ہے۔"

آخر میں رام کو سیتا کی بات ماننا پڑی، سیتا نے ان کی وجہ سے بہت تکلیفیں اُٹھائی تھیں اس لیے رام اُن کی کسی بھی خواہش کو پورا کرنے سے انکار نہیں کرتے تھے، انھوں نے

تیر کمان اُٹھائی اور لچھمن کو سمجھایا ــــــ "سیتا کی حفاظت کرنا لچھمن! چاہے کچھ بھی ہو انھیں تنہا نہ چھوڑنا۔"

رام کو آتا ہوا دیکھ کر ہرن قلانچیں بھرنے لگا، راون نے جو چال سوچی تھی وہ کامیاب رہی، اُس نے جیسا سوچا تھا بالکل ویسا ہی ہوا۔ بھاگتے ہوئے ہرن کو رام پکڑ نہیں پائے اور کافی دور نکل گئے، آخر میں انھوں نے اسے تیر کا نشانہ بنایا۔ تیر لگتے ہی ماریچ کا اصلی روپ ظاہر ہو گیا اور بالکل رام جیسی آواز بنا کر اس نے مدد کے لیے بہت زور سے پکارا ــــ "ہائے لچھمن! ـــ" اس کے بعد اس کی روح پرواز کر گئی۔

سیتا نے جب یہ آواز سُنی تو گھبرا گئیں۔ انھوں نے لچھمن سے کہا۔ "لچھمن جلدی جاؤ، تمہارے بھائی کسی مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔"

لچھمن نے جواب دیا "نہیں دیوی! وہ تو مجھے یہاں سے دور لے جانے کے لیے چال چلی گئی ہے ـــ"

سیتا کو غصہ آ گیا۔ وہ ناراضگی سے بولی ـــ "تو تم چاہتے ہو کہ رام کو کوئی قتل کر ڈالے۔" لچھمن کے دل پر چوٹ سی لگی رنجیدہ ہو کر وہ یہ کہتے ہوئے چلے گئے ـــ "ایشور جانے اب ہم پر کون سی مصیبت آنے والی ہے۔"



سیتا کا اغوا

لچھمن ابھی مشکل سے آنکھوں سے اوجھل ہی ہوئے تھے کہ اتنے میں ہی راون سادھو کے بھیس میں آپہنچا، سادھو کو اپنے دروازے پر آیا دیکھ کر سیتا نے اُس کا نہایت ہمدردی کے ساتھ استقبال کیا— "دیوی آپ کون ہیں " راون نے پوچھا "اور راکشسوں سے بھرے اس جنگل میں اکیلی کس لیے رہ رہی ہیں۔ ؟"

سیتا نے سوچا، اگر اس سادھو کو مطمئن سا جواب نہیں دیا تو کہیں غصے میں آکر بد دعا نہ دیدے، انھوں نے بتادیا کہ وہ کون ہیں اور اس جنگل میں کس لیے رہ رہی ہیں۔

سیتا بھی پوچھ بیٹھی— "مہاراج! آپ کون ہیں اور آپ جیسا سادھو راکشسوں کے جنگل میں کیوں گھوم رہا ہے—"

"میں راکشسوں کا راجہ لنکا کا مالک راون ہوں " اُس نے جواب دیا "میرا نام سن کر دیوتا بھی کانپتے ہیں "۔ اس نے آگے کہا— "میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ میرے سونے کی لنکا میں چلو اور میری رانی بن جاؤ—"

سیتا آگ بگولہ ہوگئیں "میں شری رام کی بیوی ہوں " انھوں نے بڑے فخر کے ساتھ جواب دیا "میرا پیچھا چھوڑو نہیں تو اپنے آپ کو برباد کراؤ گے—"

راون نے انھیں پکڑا اور کھینچ کر قریب ہی کھڑے رتھ کے پاس لے گیا، سیتا نے اپنے آپ کو چھڑانے کی بھرپور کوشش کی اور رام اور لچھمن کو زور زور سے مدد کے لیے پکارا، لیکن وہ اُن کی آواز نہیں سن پائے۔

شیطان راون نے انھیں اُٹھایا اور رتھ میں بٹھا کر لے اُڑا، پنچھی راج جٹایو نے جو کہ راجہ دشرتھ کے دوست تھے راون پر حملہ کر دیا، پنچھی راج نزدیک ہی سوئے ہوئے تھے کہ اچانک



سیتا کی چیخ پکار سُن کر جاگ پڑے ، وہ بڑی بہادری کے ساتھ لڑے اور انھوں نے راون کا رتھ توڑ ڈالا ، رتھ کے کوچوان کو مار ڈالا اور رتھ کے گھوڑوں کا بھی کام تمام کر ڈالا ، جٹائیو بوڑھے تھے ، وہ بھلا راون کا مقابلہ کیسے کر سکتے تھے ، اس نے اُن کے پر کاٹ ڈالے اور انھیں زمین پر پھڑ پھڑاتا چھوڑ کر چلا گیا ۔ اس کے بعد راون گھبرائی ہوئی سیتا کو اپنی بغل میں دبا کر جنوب کی سمت اڑ گیا ۔ سیتا نے سوچا اب شاید ان کی مدد کے لیے کوئی نہیں آ پائے گا ۔ اس لیے انھوں نے نیچے کی طرف جھانکا ، جہاں انھیں ایک پہاڑی پر کچھ ہنومان دکھائی دیے جو اوپر کی جانب دیکھ رہے تھے ، انھوں نے اپنے کچھ زیور نیچے پھینک دیے جس سے اُن کی تلاش میں گھومتے ہوئے رام اور لچھمن کو یہ زیور ان ہنومانوں سے ملا دیں اور وہ انھیں بتا دیں کہ راون انھیں کس سمت لے گیا ہے ۔

لنکا میں پہنچ کر راون نے سیتا سے کہا ۔ " سیتا اب تمھیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ تم میری رانی بن کر سونے کی لنکا میں راج کرنا چاہتی ہو یا رام کے لیے روتے رہنا ، یاد رکھو ، وہ تمھیں بچانے کے لیے یہاں کبھی نہیں آ سکتا ۔"

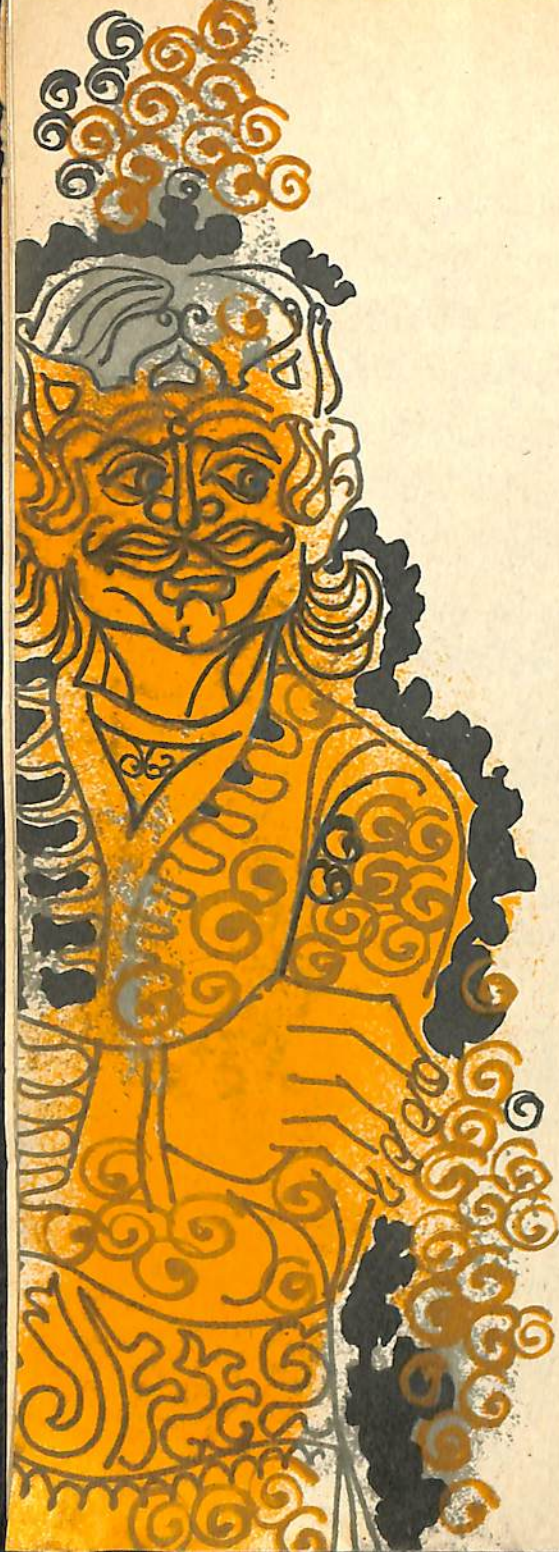


سیتانے فخریہ لہجے میں جواب دیا — "میں شری رام کی بیوی ہوں اور تمہاری ساری جائیداد میرے لیے دو کوڑی کی بھی نہیں ہے۔"

راون نے سیتا کو دیونیوں کی نگرانی میں چھوڑ دیا اور اُن سے کہا "اسے کوئی تکلیف نہ ہونے پائے، اگر وہ کپڑے اور زیورات مانگے تو اسے اچھا سے اچھا دینا، لیکن ایک بات کا خیال ضرور رکھنا کہ یہ کسی سے ملنے نہ پائے اور نہ کسی سے بات کر سکے۔"

اپنے محل میں جا کر اُس نے چنندہ طاقت ور اور بہادر آٹھ راکشسوں کو بلا کر اُن سے کہا "تم لوگ اس جگہ جاؤ جہاں رام اور لچھمن رہتے ہیں، اُن دونوں پر نگرانی رکھو اور جیسے ہی موقع ملے انھیں مار ڈالو۔"





کچھ عرصہ بعد راون پھر سیتا کے پاس
گیا اور اس نے اپنے خوب صورت محل اور
عجوبات دکھانے کے لیے سیتا کو ورغلانا
چاہا، اس نے سوچا تھا اس کی شان و
شوکت دیکھ کر سیتا لالچ میں آجائے گی، لیکن
جب راون نے کہا ــ "سیتا! میری رانی
بن کر تم اس ساری دولت کی مالک بن جاؤ گی"۔
تو سیتا نے راون کو دھتکارتے ہوئے کہا۔
"ہرگز نہیں! میں شری رام کی بیوی ہوں، وہ جلد
ہی آئیں گے اور مجھے یہاں سے آزاد کرائیں گے،
تمہارا خاتمہ ہوگا اور لنکا کی بربادی۔ میں جان
دے دوں گی، لیکن تمہاری رانی نہیں بنوں گی "۔
یہ الفاظ سن کر راون آپے سے باہر ہو گیا
اور سیتا کو دھمکی دیتے ہوئے بولا "سن او نا
سمجھ عورت میں تجھے ایک سال کا وقت دیتا ہوں،
اگر اس عرصہ میں تو میری رانی بننا نہیں قبول کرے
گی تو تیری بوٹی بوٹی کاٹ کر کھا جاؤں گا"۔
راون نے دیوتیوں کو حکم دیا کہ سیتا کو
اشوک بن میں قیدی بنا کر رکھا جائے اور جاتے ہوئے
اُن سے کہا "اسے مارنا نہیں، اور نہ کسی طرح کی
تکلیف دینا، لیکن اس کا سارا غرور چور چور کر دینا"۔

اُس کے بعد دیونیوں نے سیتا کو مختلف طریقوں سے بے عزت کیا، جی بھر کر ستایا، اس کے دل کو خوب تکلیف پہنچائی، لیکن انھیں ٹس سے مس نہ کر پائیں۔

اُدھر جب رام لوٹ رہے تھے تو آدھے راستے میں لچھمن اُن کی طرف آتے ہوئے ملے، انھیں فوراً خطرے کا احساس ہوا۔ لچھمن کی بات سن کر بولے "لچھمن! تمھیں غصے کے بس میں آئی ہوئی سیتا کی بات نہیں ماننا چاہیے تھی۔ اب چلو، جلدی چلیں۔"

جب وہ سنسان کٹیا کے پاس پہنچے تو رام زور زور سے پکارنے لگے "سیتا! سیتا تم کہاں ہو؟" درختوں سے ٹکرا کر آتی ہوئی ہوا کی سائیں سائیں کی آواز کے علاوہ انھیں کوئی جواب نہیں ملا، چلّا چلّا کر انھوں نے آس پاس سب ہی جگہ سیتا کو تلاش کیا، جنگل کی اُن سب ہی جگہوں میں ڈھونڈا جہاں وہ اکثر جایا کرتے تھے، لیکن سیتا کا کہیں پتہ نہ چلا، سیتا کی جُدائی سے رام بے حد رنجیدہ ہوتے ہوئے کہنے لگے "اب میں اجودھیا کیسے واپس جاؤں گا، راجہ جنک کو کیا منہ دکھاؤں گا۔" جُدائی سے بے چین رام نے جگہ جگہ جا کر جنگل کے درختوں، جھرنوں اور چٹانوں تک سے سیتا کا پتہ پوچھا۔

رام کا یہ برتاؤ دیکھ کر لچھمن سے برداشت نہ ہو سکا اور انھوں نے کہا "آپ ایک آدرش انسان ہیں۔ آپ کو اس طرح دُکھ سے تڑپنا نہیں چاہیے، ہمیں سیتا کی تلاش کرنا ہیں اور وہ جہاں بھی ہو اُسے آزاد کرانا ہے۔"

انھوں نے ہرنوں کا ایک جھنڈ دیکھا جن کے منہ جنوب کی طرف مڑے ہوئے تھے، لچھمن نے کہا "دیکھو یہ ہرن کچھ بتانا چاہتے ہیں، پہلے یہ اوپر کی طرف دیکھتے ہیں اور پھر جنوب کی سمت دیکھنے لگتے ہیں، ہمیں سیتا کی تلاش جنوب کی طرف ہی کرنا چاہیے۔" اس کے بعد وہ جنوب کی طرف چل پڑے، تھوڑی دیر چلنے کے بعد ایک ٹوٹا ہوا رتھ اور اس کے کوچوان اور گھوڑوں کو مرا ہوا دیکھ کر وہ شش و پنج میں پڑ گئے، رام نے کہا "تھوڑی دیر پہلے یہاں لڑائی ہوئی ہے اور دیکھو یہ کچلی ہوئی پھولوں کی مالا وہی ہے جو سیتا اپنے

گلے میں پہنے ہوئے تھیں، ہے پربھو! معلوم ہوتا ہے سیتا راکشسوں کے چنگل میں پھنس گئی ہے۔"

جب انھوں نے اِدھر اُدھر دیکھا تو انھیں پر کٹے ہوئے پنچھی راج جٹایو زمین پر پڑے ہوئے دکھائی دیے، رام لپک کر اُن کے پاس پہنچے، وہ اپنی آخری سانسیں گن رہے تھے لچھمن نے پوچھا "آپ کا یہ حال کس نے کیا ہے ؟"

بہت مشکل سے جٹایو نے کہا "میں نے راکشسوں کے راجہ راون سے جنگ لڑی تھی، لیکن ناکام رہا۔ وہی سیتا کا اغوا کر کے جنوب کی طرف لے گیا ہے۔" آخر میں انھوں نے



کہا، "میری خوش قسمتی ہے کہ اپنی موت سے پہلے آپ کو دیکھ سکا۔" یہ کہہ کر جٹایو نے دم توڑ دیا، دونوں بھائیوں نے اُن کی آخری رسم کی۔ رام کہنے لگے "میں حقیقت میں کتنا بدقسمت ہوں۔ خود تو تکلیف اُٹھاتا ہی ہوں جو میرے ہمدرد ہیں ان کے لیے بھی مصیبت کا سبب بنتا ہوں۔"

لچھمن نے کہا "پربھو! یہ وقت اس طرح بیٹھ کر رونے کا نہیں ہے، ہمیں اپنا کام پورا کرنا چاہیے۔"

وہ جنوب کی طرف چل پڑے، راستے میں بہت سی مصیبتیں آئیں لیکن وہ اُن پر فتح پاتے گئے۔ دیو کبندھ نے راستے میں ان پر حملہ کر دیا، اس کی گردن نہیں تھی اور سر اور پورا جسم ایک جیسا تھا۔ اس کے صرف ایک آنکھ تھی، دانت نکلے ہوئے تھے اور زبان سانپ کی مانند تھی۔ وہ اپنے شکار کو باہوں میں لپیٹ کر اپنے خوفناک منہ میں لے جاتا تھا۔ اس نے رام اور لچھمن کو اپنے بازوؤں میں لپیٹا تو ان سے پوچھ بیٹھا کہ وہ کون ہیں انھوں نے جواب دیا۔ "اجودھیا کا رام اور اس کا بھائی لچھمن، ہم راون کے ذریعہ اغوا کی گئی سیتا کی تلاش میں گھوم رہے ہیں۔" اتنا سنتے ہی کبندھ نے کہا "اب میں نے رام کو دیکھ لیا ہے اس لیے اس جسم سے چھٹکارا پاسکوں گا، آپ لوگ پمپا جھیل کے قریب رشیوک پہاڑ پر جائیں، وہاں آپ کی ملاقات ہنومان سگریو سے ہوگی جسے دیس بدر کر دیا گیا ہے۔ وہ آپ کی مدد کرے گا۔" یہ کہہ کر کبندھ نے جان دے دی۔

رشیوک پہاڑ کی طرف جاتے ہوئے وہ ماتنگ رشی کے آشرم سے گزرے، اس آشرم میں بھیل ذات کی ایک بوڑھی شبری رہتی تھی، وہ ماتنگ رشی کی طالبہ تھی اور رام کے آنے کے انتظار میں اُس نے اپنی ساری عمر گزار دی تھی، رام کو آشرم میں دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی، اُس نے انھیں کھانا اور رہنے کو جگہ دی اور اُن کی خوب خدمت کی، دوسرے دن جب رام چلے گئے تو شبری کے سانس کی ڈور بھی ٹوٹ گئی۔

سُگریوا اور رام

بالی اور سُگریو کِشکندھا کے مالک ہنومان کے بیٹے تھے، باپ کی موت کے بعد بڑے ہونے کی وجہ سے بالی راجہ بنا اور سگریو اُس کا وفادار خادم، لیکن کسی بات کی وجہ سے دونوں میں جھگڑا ہو گیا جس کے نتیجے میں بالی نے سگریو کو مار بھگایا۔

سُگریو نے ریشموک پہاڑ پر جا کر اپنے پانچ ساتھیوں سمیت پناہ لی، لیکن اُسے ہمیشہ اندیشہ رہتا تھا کہ بالی وہاں بھی ان کا تعاقب نہ کرے، رام اور لچھمن جو چلتے چلتے تھک کر چکنا چور ہو گئے تھے، جھیل کے پاس پہنچے، سُگریوا اور اُس کے ساتھیوں نے پہاڑ کے ڈھلان سے انھیں دیکھا۔

خوف زدہ ہو کر سگریو چلایا ”دیکھو مجھے دیس نکالا دے کر بھی بالی کو اطمینان نہیں ہوا۔ یہاں بھی اُس نے مجھے مارنے کے لیے اپنے جاسوس بھیج دیے، فوراً اس جگہ کو چھوڑ کر کہیں دور چلے جانا چاہیے۔“

اُس کے خاص ساتھی ہنومان نے کہا ”نہیں ہنومان پہلے میں فقیر کا بھیس بھر کر اُن کا پتہ لگاتا ہوں کہ واقعی وہ کون ہیں؟ کیونکہ وہ بالی کے جیسے آدمی نہیں لگتے —“ ہنومان رام اور لچھمن کے پاس جا کر بولے ”بھیک دیجیے راجکمار، مصیبت میں میری مدد کیجیے۔“

رام نے رنجیدہ ہوتے ہوئے کہا ”جناب ہمیں تو خود مدد کی ضرورت ہے، ہمیں ریشموک پہاڑ پر رہنے والے سُگریو سے ملنا ہے، کیا آپ انھیں جانتے ہیں؟“

”آپ لوگ کون ہیں —؟“ ہنومان نے پوچھا۔

لچھمن نے کہا ”ہم اجودھیا کے راجہ دشرتھ کے بیٹے رام اور لچھمن ہیں، ان کی بیوی سیتا کو لنکا کا راجہ راون اغوا کر لے گیا ہے۔ ہم انہی کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، انھیں ڈھونڈ نکالنے کے لیے ہمیں سُگریو کی مدد چاہیے۔“

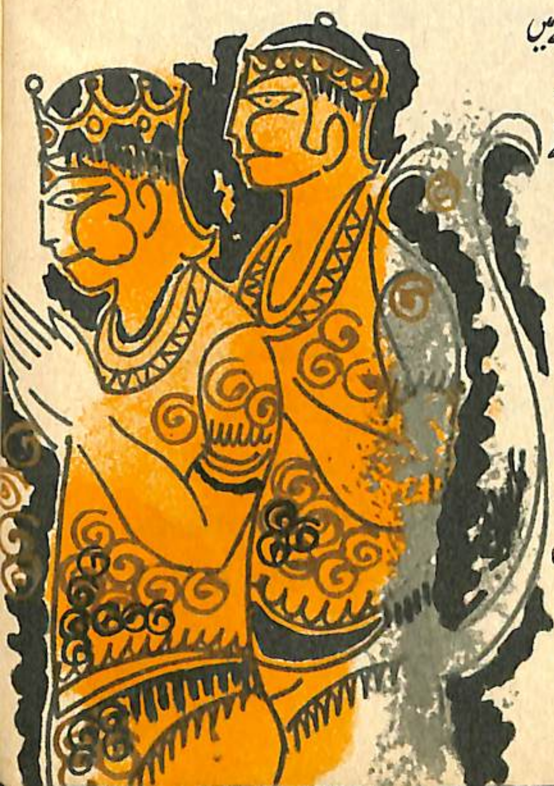
ہوشیار ہنومان نے دل سوچا، جنھیں مدد کی ضرورت ہے وہ دوسروں کے مددگار بھی ضرور ہو سکتے ہیں، ہنومان نے انھیں سگریو کے پاس لے جاکر ملایا، جب سُگریو نے ان کی دکھ بھری کہانی سُنی تو اُسے خیال آیا اور بولا ”ارے ہاں، مجھے لگتا ہے ہم نے راون کو سیتا کو لے جاتے دیکھا تھا۔ سیتا اپنے آپ کو چھڑانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھیں اور انھوں نے ہمیں دیکھ کر اپنے کچھ زیورات نیچے گرا دیے تھے، اُن میں سے کچھ ہمارے پاس ہیں، شاید آپ انھیں پہچان سکیں۔“

جب اُس نے وہ زیورات لاکر رام کو دکھائے تو انھیں پہچان کر رام رونے لگے ”ہے سیتے، میری جان سے پیاری سیتے، جب تم مصیبت میں تھیں تو میں تمہاری حفاظت نہ کر سکا، لعنت ہے مجھ پر —“

سُگریو نے انھیں دلاسہ دیتے ہوئے کہا — ”دوست دکھی مت ہو، میں راون کو برباد کر کے دیوی سیتا کو واپس لانے میں آپ کی مدد کروں گا۔“

سُگریو نے پھر اپنی آپ بیتی سُنائی اور بالی کو شکست دے کر اُسے تخت واپس دلانے میں مدد مانگی، رام نے یقین دلایا کہ وہ اس کی مدد ضرور کریں گے، سُگریو کا شک قائم رہا اُس نے کہا، ”جتنا آسان آپ سمجھ رہے ہیں بالی کو ہرانا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ بالی بہت ہی طاقتور ہے۔“

رام کو ہنسی آگئی، انھوں نے ایک خطرناک دیو کو مار کر اور ٹھوکر سے اس کا جسم دور پھینک کر اپنی طاقت کا ثبوت دیا، اس کے بعد انھوں نے صرف ایک تیر سے سات بھاری



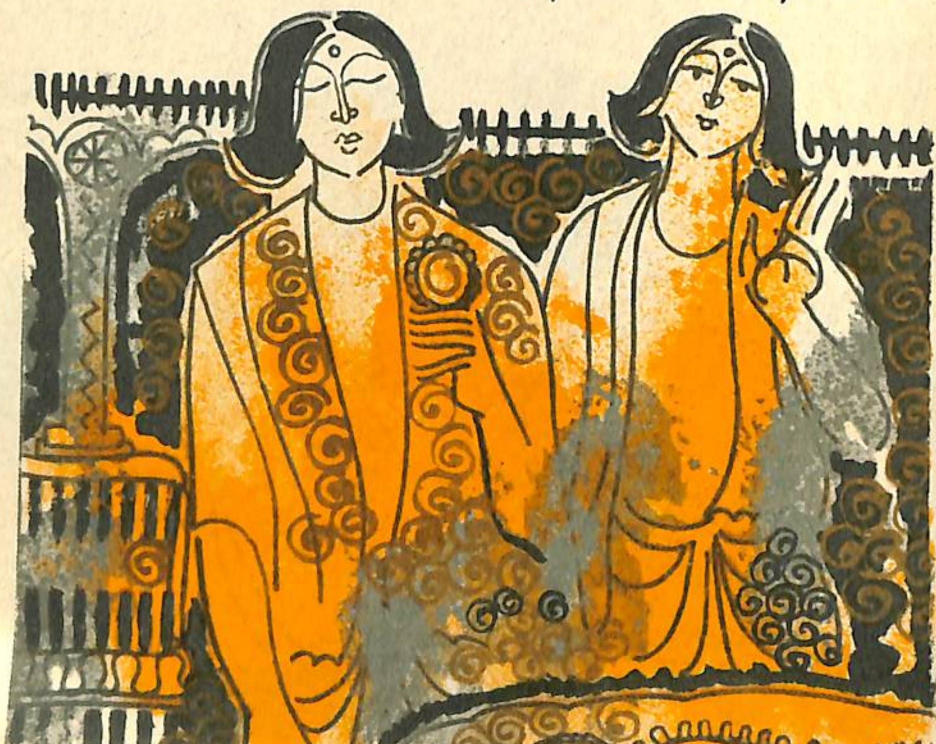
درختوں کو اکھاڑ پھینکا، سگریو کو اُن کی طاقت پر یقین ہو گیا، اُس کے بعد انھوں نے بالی کو مارنے کی اسکیم بنائی۔

رام نے کہا "کشکندھا کا راجہ کون بنے گا اس کا فیصلہ تو آپ دونوں دوبدو مقابلہ کر کے ہی طے کر سکتے ہیں۔"

خوف سے سگریو کا چہرہ مرجھا گیا۔ وہ ہکلاتے ہوئے بولا "لیکن — لیکن میں سوچتا تھا، آپ جانتے ہیں کہ جنگ میں میں بالی کو کبھی نہیں ہرا سکتا، اگر میں اتنا طاقت ور ہوتا تو یہاں کیوں پڑا ہوتا —"

"اچھا تو ایسی بات ہے۔" رام نے کہا "لیکن جب تمہاری جان خطرے میں ہوگی میں تمہاری مدد کروں گا۔" ڈرتے ڈرتے سگریو راضی ہو گیا۔

اس کے بعد وہ کشکندھا گئے اور سب سے آگے سگریو کو بھیجا، رام، لچھمن اور ہنومان پیچھے چھپ گئے، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے مددگار اس کے ساتھ ہیں سگریو کا حوصلہ بہت بلند تھا۔ وہ زور سے چلایا ——— "او بالی، اگر تجھ میں ہمت ہے



تو باہر آ، دیکھتے ہیں خونی جنگ میں کون جیتتا ہے۔"

اتنا سنتے ہی بالی سُگریو پر گرجتا ہوا ٹوٹ پڑا۔" اچھا تو تیری یہ ہمت کہ مجھے جنگ کے لیے للکارتا ہے، دیکھتا ہوں تجھ میں کتنی طاقت ہے۔"

وہ سگریو پر جھپٹا اور دونوں ایک دوسرے سے بھڑ گئے، جلد ہی ایسا لگنے لگا کہ دونوں میں سے ایک کا کام تمام ہونے والا ہے، دونوں دیکھنے میں ایک جیسے لگتے تھے، اس لیے رام کی سمجھ میں نہیں آیا کہ کسے تیر مارا جائے، انھیں ڈر تھا کہ تیر بالی کی جگہ کہیں سگریو کو ہی نہ لگ جائے، سُگریو، بالی کے مقابلے میں زیادہ دیر تک نہ ٹھہر سکا اور بھاگ کھڑا ہوا بالی نے اس کا تعاقب نہیں کیا۔

سُگریو نے آکر افسوس ظاہر کیا کہ رام نے وقت پر مدد نہیں کی، رام نے اُسے سمجھایا "تم دونوں بالکل ایک جیسے لگ رہے تھے۔ اس لیے میں پہچان نہیں پایا۔"

لچھمن نے پھولوں کا ایک ہار لیا اور اُسے سُگریو کے گلے میں ڈال دیا۔" اب دوبارہ





جاکر تم اسے پھر جنگ کے لیے للکارو، اس بار ہم تمھیں پہچان لیں گے۔" بے چارہ سُگریو بے دلی کے ساتھ دوبارہ گیا اور بالی کو جنگ کے لیے للکارا۔ بالی کو اس کی ہمت پر تعجب ہوا۔ وہ سُگریو پر جھپٹا، اور تھوڑی ہی دیر میں اسے ہرا کر بھگانے والا تھا کہ اتنے میں ہی رام کا تیر اُس کی چھاتی میں جا گھسا۔ بالی کو رام سے دشمنی ہونے کی وجہ سے بہت پچھتاوا ہوا، اس نے اپنے بیٹے انگد کو رام کے سپرد کیا اور آخری سانس لی۔

رام نے سگریو کو راج گدی پر بٹھایا اور انگد کو ولی عہد بنا دیا، اس طرح خاندانی رنجش کا خاتمہ ہوا، اتنے میں برسات کا موسم آگیا اور لنکا پر حملے کا کام رکنا پڑا، رام نے سگریو کے مہمان کے روپ میں کشکندھا میں رہنے سے انکار کر دیا، رام نے کہا۔" میں نے اپنے باپ کو قول دیا ہے کہ میں چودہ سال بن باس کروں گا۔"

رام اور لچھمن نے برسات کا موسم پرش ون پہاڑ پر گزارا، یہیں پر ساتھ رہتے، ہنومان رام کے بہت ہی بھگت بن گئے، اسی طرح وقت گزرتا رہا اور برسات کا موسم ختم ہونے پر آیا، سیتا کی تلاش کے اپنے وعدے کو سُگریو تقریباً بھول سا گیا تھا اور اس کا وقت حکومت کے کاموں میں اور دیگر دلچسپیوں میں گزرنے لگا۔ رام کی فکر بڑھنے لگی اور وہ بہت رنجیدہ رہنے لگے۔

ایک بار ہنومان سُگریو کے پاس جاکر بولے" کیا آپ نے رام کو قول نہیں دیا تھا

کہ سیتا کی تلاش کریں گے، تب پھر کہاں ہے آپ کی فوج جو اُس کا پتہ لگائے گی "۔
فوج کی تیاری کا حکم دے دیا گیا، برسات کا موسم ختم بھی ہو گیا، لیکن سُگریو کا دل اب بھی رنگینیوں میں ڈوبا ہوا تھا، آخر میں رام سے نہ رہا گیا اور انھوں نے لچھمن کو سُگریو کے پاس بھیجا۔ انھوں نے جاکر دیکھا کہ سُگریو رنگ رلیوں میں مصروف ہے۔ لچھمن نے تیز ہوتے ہوئے اس سے پوچھا "تمھیں اپنا وعدہ پورا کرنا ہے یا نہیں، یا رام نے جیسے بالی کا خاتمہ کیا ہے تم بھی اپنا ویسا ہی انجام چاہتے ہو ___؟"
سُگریو سُن ہو کر رہ گیا۔ اس نے معافی مانگی اور بتایا کہ فوج جمع کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے اور جلدی ہی تلاش شروع کر دی جائے گی، فوج جب جمع ہو گئی تو سگریو اس کے ساتھ رام کے پاس گیا، رام نے حکم دیا "سیتا کی تلاش کرنے کے لیے پہلے قابل آدمی بھیجے جائیں، اس کے بعد فوج روانہ کی جائے ۔"
سُگریو نے انگد اور ہنومان کی نگرانی میں ایک چھوٹے سے دستے کا انتخاب کیا، رام نے ہنومان کو بُلا کر انھیں اپنی انگوٹھی دی اور کہا ___ جب تمھیں سیتا ملے تو انھیں یہ انگوٹھی دکھا دینا، نہیں تو وہ تمہارا یقین نہیں کریں گی ___!"

لنکا کی فتح

ہنومان اور انگد اپنے ساتھیوں کے ساتھ کشکندھا کو چھوڑ کر سیتا کی تلاش میں جنوب کی طرف چل پڑے ، راستے میں کھوج کرتے ہوئے اور معلومات جمع کرتے ہوئے وہ چلتے رہے، آخر میں وہ جنوب میں زمین کے بالکل آخری سرے پر پہنچ گئے۔ گرجتا ہوا سمندر ان کے سامنے تھا، اس کے دوسری طرف لنکا تھی۔

وہ تھک گئے تھے اور ہمت ہار کر ایک جگہ بیٹھ گئے۔ انگد نے کہا ــــ" دیوی سیتا کا سراغ لگائے بغیر مجھے تو واپس جانا نہیں ہے۔ یہاں بیٹھے بیٹھے اپنی جان دے دوں گا، لیکن واپس نہیں جاؤں گا۔ جٹایو نے رام کی خدمت کرتے ہوئے جان دے دی، کیا ہم اپنی جان نہیں دے سکتے، ویسے بھی اگر بغیر کسی چھان بین کے میں واپس گیا تو سگریو بھی مجھے یقیناً مار ڈالے گا۔"



خوش قسمتی سے جٹایو کے بھائی سمپاتی نے پہاڑی کے پیچھے سے ان کی یہ باتیں سن لیں، وہ فوراً ان کے پاس پہنچا، اس نے پوچھا ــــ" آپ لوگ کون ہیں۔ جٹایو کی موت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔ مجھے بتایئے میں اس کا بھائی ہوں۔"

انھوں نے ساری کہانی اُسے سنائی

اور بتایا کہ وہ سب سیتا کی تلاش میں نکلے ہیں، لیکن ابھی تک کامیابی نہیں ملی ہے ۔
سمپاتی نے کہا — "مجھے علم ہے کہ سیتا کہاں ہے، میں نے دیکھا تھا کہ راون انھیں لنکا لیے جا رہا تھا، تمہیں سیتا لنکا میں ہی ملیں گی ۔" انگد، ہنومان اور ان کے ساتھی خوشی سے اچھل پڑے سمپاتی بولا — "آپ لوگوں کو صرف سمندر پار کرنا ہوگا ۔" وہ سب الجھن میں پڑ گئے ۔ سمندر پار کرنا ہوگا، لیکن کیسے ۔ سمندر بھلا کون پار کر سکے گا ؟

ان کے عقل مند صلاح کار جامبوان بولے — "ہنومان، آپ کو جانا ہوگا، صرف آپ ہی اسے کود کر پار کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔" ہنومان اٹھے اور انھوں نے چاروں طرف نظر گھمائی وہ ایسی جگہ کی تلاش میں تھے جہاں سے چھلانگ لگائی جا سکے، ان کے پاس ہی مہندر پہاڑ تھا، اس پر بہت سے چرند و پرندوں کا بسیرا تھا اور اس کی ڈھلانوں پر دل کو بھانے والے پیڑوں کی ہریالی چھائی ہوئی تھی ۔

ہنومان فوراً پہاڑ کی چوٹی پر جا پہنچے، جیسی پتھریلی چوٹی کی انھیں ضرورت تھی، وہ بالکل ویسی ہی تھی، اس کے بعد وہ پہاڑ کی چوٹی پر جم کر ایک دم تن کر کھڑے ہو گئے ۔ پھر دونوں ہاتھوں کی مٹھی باندھ کر، ذرا جھک کر پوری طاقت کے ساتھ زور سے چھلانگ لگائی اور اچھل کر آسمان میں سمندر کے اوپر جا پہنچے ۔

دباؤ کی وجہ سے مہندر پہاڑ ہل گیا، اس کی ڈھلانوں میں دراڑیں پڑ گئیں، جن سے پانی کے نئے سوتے نکل پڑے ۔ بہت سے درخت اکھڑ گئے ۔ چرند، پرند خوف زدہ ہو کر بھاگنے لگے، لیکن تب تک ہنومان تو کافی دور جا چکے تھے ۔

آخر ہنومان لنکا جزیرے پر جا پہنچے، راون کی راجدھانی، سونے کی لنکا چاروں طرف سے گہری گھاٹیوں سے گھری اور پہرے داروں سے محفوظ ہنومان کے سامنے تھی، انھوں نے طے کیا کہ رات ہونے تک باہر ہی رکا جائے ۔ اندھیرا ہوتے ہی دیوار کود کر ہنومان اندر پہنچے اور راکشسوں سے بچتے بچاتے چپکے سے آگے بڑھتے گئے ۔

ہنومان نے اتنا خوبصورت شہر پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہاں چوڑی چوڑی سڑکیں تھیں جن کے دونوں کناروں پر عالی شان محل تھے، انھیں موسیقی کے پیارے سُر اور ناچنے والیوں کے پائلوں کی جھنکار سنائی دے رہی تھی۔ سارا ماحول مہکا ہوا تھا۔

شہر کے بیچ میں راون کا راج محل تھا، جس کے پہرے پر ہتھیار بند راکشس تعینات تھے، ہنومان سکڑ کر ایک بلّی کی مانند، چپ چاپ سب کی آنکھ بچا کر اندر کھسک گئے۔ وہ اس خوبصورت راج محل کے ایک ایک کر کے سب ہی کمروں میں گھومنے لگے، اتنی شان و شوکت انھوں نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ عورت مرد خوبصورت لباس اور زیور پہنے نیند میں ڈوبے ہوئے تھے۔

ہنومان جی عورتوں کے کمرے میں گئے اور دھیان سے ان کے چہرے دیکھنے لگے، لیکن انھیں سیتا کہیں نہیں دکھائی دی۔ راون کے کمرے میں بھی پہنچ گئے اور وہاں بھی انہوں نے سونے اور ہیرے جواہرات وغیرہ سے سجے ہوئے کمرے میں راون کو اپنی بیوی مندودری کے ساتھ دیکھا، لیکن سیتا وہاں بھی نہیں تھی۔

"کہیں کوئی اور راج محل نہ ہو"۔ دل ہی دل میں ہنومان نے سوچا۔" پتہ نہیں سیتا کو کہاں چھپا کر رکھا ہے"۔

راج محل کی دیوار کے پار تھوڑی ہی دور پر ہنومان کو ایک سندر باغ دکھائی دیا۔ یہ اشوک بن تھا۔ ہنومان دیوار پھاند کر اشوک بن میں جا پہنچے۔ یہاں چاروں طرف ہریالی ہی ہریالی تھی۔ طرح طرح کے پھولوں کے پیڑ تھے، انھیں محسوس ہوا کہ سیتا یقیناً یہاں ہی ہوگی۔

وہ گھنی پتیوں والے ایک اونچے سے پیڑ پر چڑھ گئے جہاں سے وہ سب کچھ دیکھ سکتے تھے۔ مگر ان پر کسی کی نظر نہ پڑتی۔ چاندنی چٹکی ہوئی تھی، ان کی نظر پاس ہی زمین پر بیٹھی ہوئی ایک خوبصورت عورت پر پڑی۔ اس کے کپڑے پھٹے تھے، چہرہ مرجھایا ہوا تھا اور اس کے چاروں طرف دیونیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔

"یہی ماں سیتا ہیں"، ہنومان نے دل میں سوچا۔"اب ان کا پتہ لگا کر میں واپس

جا سکوں گا، لیکن ان بھیانک دیونیوں کی موجودگی میں ان سے بات کیسے کروں اگر کوئی بات نہ کروں تو رام کو کیا بتاؤں گا جب وہ پوچھیں گے کہ میں نے سیتا سے کیا بات کی اور انھوں نے ان کی انگوٹھی دیکھ کر کیا کہا۔ اور جب تک میرے پاس ان کا دیا ہوا کوئی ثبوت نہ ہو تب تک لوگ یقین بھی تو نہیں کریں گے کہ میں نے سیتا کو دیکھا، اتنے میں ہی انھوں نے راون کو سج دھج کے ساتھ آتے ہوئے دیکھا، وہ سیتا کے قریب پہنچا اور بولا ــ" سیتا میری رانی بن جاؤ، تمہارا رام یہاں کبھی نہیں پہنچ سکتا "۔

سیتا نے نفرت سے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، راون غصّے سے تمتما گیا ــ" میں نے تمھیں جتنا وقت دیا تھا اس میں صرف دو مہینے باقی ہیں "۔ راون نے سیتا کو دھمکاتے ہوئے کہا ــ" وہ عرصہ ختم ہوتے ہی میں تمھیں زبردستی اپنے راج محل میں اٹھائے جاؤں گا اور تمہاری بوٹی بوٹی کاٹ کر چبا جاؤں گا "۔

راون کے چلے جانے کے بعد سب ہی دیونیاں سیتا کے آس پاس سمٹ آئیں اور انھیں سمجھانے لگیں ــ" تم بالکل بے وقوف ہو۔ تمہارا رام تو ایک فقیر ہے وہ بھلا لنکا کیسے پہنچ سکتا ہے تم کتنی خوش قسمت ہو کہ لنکا کا مالک تمہیں اپنی رانی بنانا چاہتا ہے۔ تمہیں اس کی بات مان لینا چاہیے "۔ انہوں نے ہر طرح سے سیتا کو سمجھانا بجھانا چاہا، لیکن سیتا اپنے فیصلے پر قائم رہیں۔

سب ہی دیونیاں ایک ایک کر کے چلی گئیں اور آخر میں اکیلی سیتا بیٹھی روتی رہیں۔ ہنومان یہ سب کچھ خاموشی سے دیکھتے رہے، پھر انہوں نے سوچا کہ اب سیتا کے سامنے ظاہر ہونے کا اچھا موقع ہے "۔ لیکن دیوی سیتا نے مجھے پہلے کبھی نہیں دیکھا، کہیں دیکھ کر خوف زدہ نہ ہو جائیں "۔ ہنومان نے سوچا، وہ درخت کی ڈال پر بیٹھ کر رام کی تعریف میں گانے لگے۔ سیتا کو تعجب ہوا اور انھوں نے اوپر کی طرف دیکھا اور سرگوشی کی ــ" کون ہو بھائی ـــ؟ "

ہنومان نے نیچے اتر کر سیتا کے پاؤں چھوئے، رام کی دی ہوئی انگوٹھی انھیں دی اور کہا۔ " ماں! آپ بے فکر رہیں، جلدی ہی شری رام آپ کو آزاد کرنے کے لیے آنے والے ہیں، میں شری رام کا غلام ہوں اور آپ کی کھوج میں آیا ہوں "۔

سیتا نے رام کی خیریت سے متعلق اور بہت سی باتیں ہنومان سے پوچھیں۔ سیتا نے ہنومان کی پیٹھ پر بیٹھ کر سمندر پار جانے کی بات قبول نہیں کی انھوں نے سمجھایا ــــ "نہیں بیٹے! اگر تم پکڑے گئے تو شری رام تک میرا پیغام کون پہنچائے گا، میرا یہ زیور لے جاؤ اور جا کر ان سے کہہ دینا، اگر ایک مہینے کے اندر وہ یہاں نہیں آئے تو میں انھیں زندہ نہیں ملوں گی۔"

ہنومان نے کہا ــ "ماں! مایوس نہ ہو، شری رام ضرور ہی اس عرصے میں یہاں پہنچ جائیں گے"۔ سیتا کو دلاسہ دے کر ہنومان سمندر پھاند کر دوسرے پار جا پہنچے۔

سمندر کے کنارے انگد، جامبوان اور دیگر ساتھی ہنومان کے آنے کے انتظار میں آسمان کی طرف آنکھیں لگائے بیٹھے تھے۔

ہنومان نے اُن کے پاس جا کر انھیں بتایا ــ "میں نے سیتا ماں کو دیکھ لیا ہے۔ اُن سے بات کی ہے، اب جلدی رام کے پاس چلو وقت بہت کم ہے۔"

وہ فوراً ہی واپس چل پڑے، راستے میں بہت سے ندی نالے، پہاڑ اور بھیانک جنگلوں کو پار کر کے آخر میں وہ کشکندہ پہنچے، رام اور لچھمن، ہنومان سے پیغام سننے کے لیے بے تاب بیٹھے تھے۔

رام کے پاؤں چھو کر انھوں نے سیتا کا دیا ہوا زیور انھیں دیا ــ "پربھو، میں نے ماں سیتا کو دیکھا اور ان سے باتیں بھی کیں، ویسے تو وہ ٹھیک ہیں، لیکن بہت بے چین ہیں۔ دن رات ستانے والی خوفناک دیونیوں سے گھری وہ اشوک بن میں رہتی ہیں۔ ایک مہینے کے اندر اگر ان





کو آزاد نہ کرایا گیا تو راون انھیں مار ڈالے گا۔"

رام جذبات سے بے قابو ہو گئے، انھوں نے ہنومان کو گلے سے لگا لیا اور بولے "تمہارے اس کام کا بدلہ میں کیسے چکاؤں میرے دوست۔"

وقت تھوڑا تھا۔ اس لیے سگریو نے رام کے کہنے پر اپنی فوج کو فوراً کوچ کرنے کا حکم دے دیا، کچھ ہی عرصہ میں وہ سمندر کے کنارے جا پہنچے اور اپنا ڈیرہ جما دیا۔ راون کے پہریداروں نے ان کے تمبو وغیرہ پہاڑ کی چوٹی سے دیکھے، انھوں نے راون کو اطلاع دی کہ رام کی فوج آ پہنچی ہے، راون نے صلاح مشورے کے لیے اپنے وزیروں، منتریوں اور فوجی افسروں کو طلب کر لیا۔

سب ہی دیوؤں کو اپنے اوپر بھروسہ تھا کہ وہ دشمن کا صفایا کر سکیں گے — "ایک فقیر کی مانند دکھائی دینے والا رام، بندروں کی فوج لے کر آپ کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے، ہم اس کا صفایا صرف ایک دن میں کر سکتے ہیں۔"

لیکن راون کے چھوٹے بھائی وبھیشن نے کہا — "بات کو اتنا معمولی مت سمجھو راون



تم نے بہت ناانصافی کی ہے، اگر تم نے سیتا کو واپس نہ کیا تو تم برباد ہو جاؤ گے۔" اتنا سنتے ہی راون بے حد غصے سے بھر گیا۔ — اس کا غصہ دیکھ کر وبھیشن نے لنکا اور راون کو چھوڑ کر رام کی پناہ میں چلے جانا ہی مناسب سمجھا، اپنے چار ساتھیوں سمیت وہ سمندر پار کر کے رام کے ڈیرے پر آ گیا۔

سُگریو انھیں دیکھتے ہی زور سے چلایا۔ "ہوشیار! راکشس آ رہا ہے۔"

وبھیشن بغیر گھبرائے قریب جا کر بولے۔ "میں راون کا چھوٹا بھائی وبھیشن ہوں۔ میں نے اسے سیتا کو واپس بھیجنے کا مشورہ دیا تھا، لیکن یہ سن کر وہ اتنا آپے سے باہر ہوا کہ میں اپنی جان بچا کر یہاں بھاگ آیا، مجھے شری رام سے کچھ عرض کرنا ہے۔"

سگریو رام کے پاس گئے، جہاں سب خاص خاص لوگ بھی جمع تھے، وہ کہنے لگے "اس کا یقین نہیں کرنا چاہیئے۔ ضرور کسی گھات میں آیا ہو گا۔"

انگد نے کہا "یقین کرنے سے پہلے اس کا امتحان لینا چاہیئے۔"

کچھ دوسرے لوگوں نے مشورہ دیا "اُسے مار ڈالو، ہوسکتا ہے یہ ہمارا صفایا کرنے کی غرض سے آیا ہو۔"

صرف ہنومان ہی واحد تھے جنھیں کوئی شبہ نہیں تھا، انھوں نے کہا "نہیں میرا خیال ہے اس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے، وہ اپنی مرضی سے یہاں آیا ہے، ہو سکتا ہے راون کو ہرا کر خود لنکا کا راجہ بننے کی اس کی خواہش ہو۔"

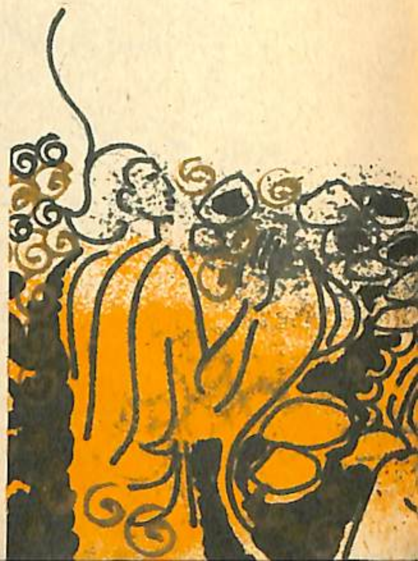
رام کو بات پسند آگئی، "میری پناہ میں جو آتا ہے اس کی حفاظت کا میں نے عہد کیا ہے اس لیے اسے عزت کے ساتھ لے آؤ، اگر خود راون بھی آئے تو میں اس کا استقبال کرنے کے لیے بھی تیار ہوں۔"

وبھیشن کو رام کے پاس لایا گیا اور اسی وقت سے وہ رام کے گہرے وفادار دوست بن گئے انھوں نے لنکا کے بارے میں ساری معلومات رام کو مہیّا کر دی۔ لنکا میں داخل ہونے اور حملہ کرنے کی ترکیب بھی انھوں نے بتائی۔

"سمندر پر ایک پُل بنوایا جائے تاکہ اس سے آپ کی فوج پار اُتر سکے، پُل آسانی سے بنایا جا سکتا ہے۔"



رام نے وبھیشن سے وعدہ کیا کہ راون کو مارنے بعد اسے لنکا کا راجہ بنا دیا جائے گا۔
پل کی تعمیر شروع ہوئی، چٹانیں، پتھر، پیڑ، پودے دھول مٹی، جو کچھ بھی انھیں ملا سب ہی سے سمندر کو پاٹا جانے لگا، تھوڑی ہی مدت میں پل بن کر تیار ہو گیا۔ رام کی فوج اُس پر سے گزر کر پار اُتر گئی۔
بھیانک جنگ شروع ہوئی، ایک کے بعد ایک شیطان راکشس جنگ میں مارے گئے، راون یہ دیکھ کر گھبرا گیا، یہاں تک کہ راون کا بھائی کنبھ کرن جو لگاتار چھ مہینے تک سوتا تھا اور جگانے پر اناپ شناپ ڈھیروں چیزوں کو کھایا کرتا تھا، عظیم طاقت ور ہوتے ہوئے بھی میدانِ جنگ میں مارا گیا۔
آخر میں اندرجیت کی باری آئی، اندرجیت راون کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ وہ اتنا بہادر تھا کہ دیوراج اندر بھی اسے شکست نہ دے پائے تھے، لیکن وبھیشن کے ذریعہ خفیہ راستے کی خبر گیری کرنے پر لچھمن نے اندرجیت کا تعاقب راون کے محل تک کیا اور اسے جان سے مار ڈالا۔
سونے کی لنکا کی تباہی اب دور نہیں تھی، راون کا سب سے پیارا اور بہادر بیٹا اندرجیت مارا جا چکا تھا، غصے سے راون پاگل ہو گیا، سب سے پہلے سیتا کا قتل کرنے کے لیے وہ اُٹھ کھڑا ہوا، لیکن اُس کے وزیروں نے سمجھایا۔ "عقلمند آدمی عورت پر ہاتھ نہیں اُٹھاتا۔ اگر لڑنا ہے تو رام سے لڑو"
آخر میں رام اور راون میدان جنگ میں آمنے سامنے آئے، راون نے وبھیشن کو رام کے ساتھ اُن کی طرف سے لڑتے دیکھا، اُس نے اسے غدار کہہ کر شرمندہ کیا اور غصّہ سے طاقت ور تیر اُس کی طرف چھوڑا۔



طاقت ور تیر لگتے ہی وبھیشن مر گئے ہوتے اگر لچھمن نے آگے بڑھ کر اسے اپنے اوپر نہ جھیل لیا ہوتا۔ تیر لگتے ہی لچھمن بے ہوش ہو گئے، لچھمن کو سنبھالنے کی ذمّہ داری دوسرے لوگوں کو سونپ کر رام راون پر ٹوٹ پڑے۔

یہ بے انصافی کے خلاف انصاف کی جنگ تھی، سب ہی جنگ باز لڑنا چھوڑ کر رام اور راون کی اس خوفناک جنگ کو پلک جھپکائے بغیر دیکھنے لگے۔ انھوں نے ایسی عجیب و غریب جنگ پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ دونوں ہی لڑنے والے اپنی پوری طاقت کے ساتھ بڑی ہی بہادری سے لڑے۔

آخر میں راون مارا گیا۔ بچے ہوئے دیو اپنی جان بچا کر بھاگ گئے۔ لنکا کی فتح پوری ہوئی بندروں کی فوج خوشی سے اُچھل کود کرنے لگی۔ رام نے وبھیشن سے کہا "دوست، راون کی آخری رسومات اس کی بہادری کے مطابق ہی ادا ہونی چاہئیں۔ میں بھی اس میں موجود رہوں گا۔ مرنے کے بعد کوئی دشمنی نہیں رہتی۔"

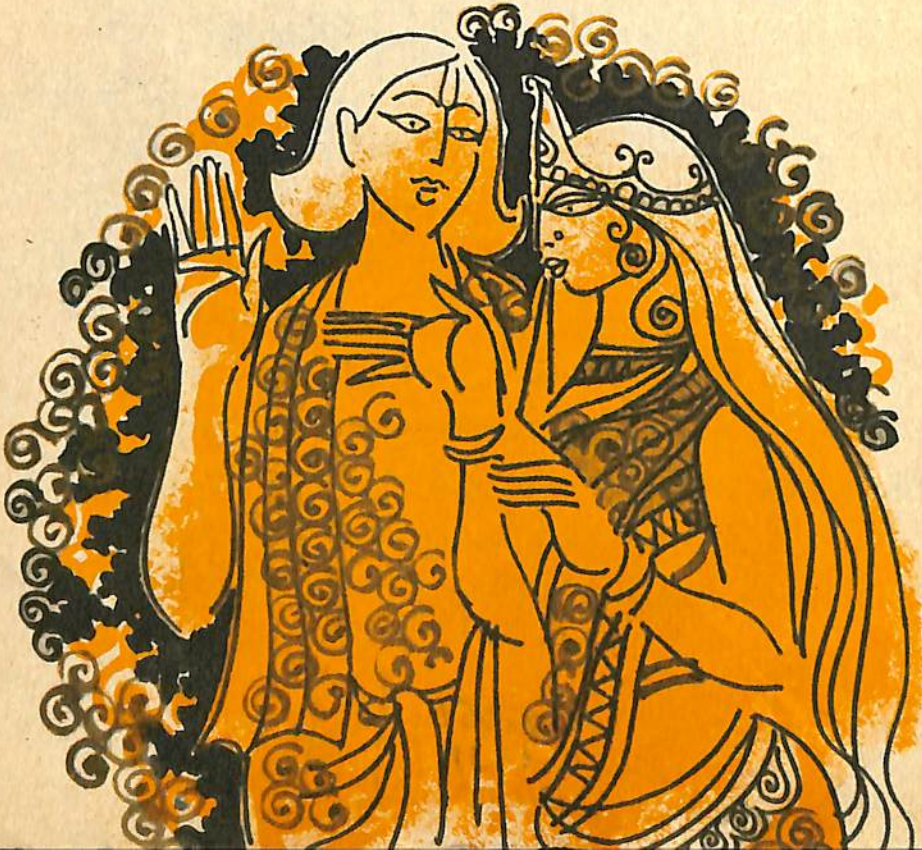
کچھ دیر بعد انھوں نے ہنومان کو بلا کر کہا "اب دیوی سیتا کے پاس جا کر انھیں ساری بات بتاؤ۔" رام کی جیت کی خبر پا کر سیتا بہت خوش ہوئیں، وہ رام سے ملنے کے لیے بے چین ہو گئیں، اور اپنے مالک سے ملنے کی تیاری کرنے لگیں۔

ہنومان نے دیوئیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا "ماں اب ان کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے۔ حکم ہو تو میں ان کا بھی صفایا کر دوں، انھوں نے آپ کو بہت دُکھ دیا ہے۔"

"نہیں، ایسا مت کرو، یہ بے چاریاں تو اپنے مالک کا حکم بجاتی تھیں، انھیں یہاں سے چلا جانے دو۔" سیتا نے کہا بہت تکلیفیں اُٹھانے اور پورے ایک سال کے انتظار کے بعد رام اور سیتا کی پھر سے ملاقات ہوئی ––!

رام کی تخت نشینی

وبھیشن اب لنکا کے راجہ بن گئے تھے، لیکن وہ رام سے الگ نہیں رہنا چاہتے تھے
انھوں نے رام سے درخواست کی "پربھو! ابھی کچھ دن یہاں رہنے کی مہربانی کریں۔"
رام نے کہا "نہیں وبھیشن! میرے بن باس کے چودہ سال پورے ہوئے۔ بھرت میری واپسی کا انتظار کر رہے ہوں گے، اُن کی قسم ہے کہ میں وقت پر نہ پہنچا تو وہ آگ میں کود کر جان دے دیں گے۔"
"پربھو! مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو، میری بڑی خواہش ہے کہ میں آپ کی تخت نشینی دیکھوں۔" وبھیشن نے استدعا کی۔
سُگریو بھی رام کے ساتھ جانے کے خواہش مند تھے اس لیے سب ہی راون کے پشپک جہاز



میں بیٹھ کر اجودھیا کو چل پڑے، پریاگ میں بھاردواج رشی کے آشرم میں انھوں نے رات گزاری۔ وہیں سے رام نے ہنومان کو پہلے اجودھیا بھیج دیا تاکہ بھرت کو اُن کے آنے کی پیشگی اطلاع مل جائے، اور وہ ان کے استقبال کی تیاری کرسکیں۔

رام نے ہنومان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ "غور سے دیکھنا کہ ہمارے لوٹنے کی خبر پاکر بھرت کے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں یا دکھ کے۔ ہوسکتا ہے انھیں اپنی طاقت سے لگاؤ ہوگیا ہو، اگر واقعی میں ایسا ہو تو بھرت حکومت سنبھالیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔"

لیکن ہنومان سے خوش خبری پاتے ہی بھرت کی خوشی کی حد نہ رہی، انھوں نے اپنے خادموں کو طلب کیا اور انھیں شاندار استقبال کی تیاری کا حکم دیا، نندی گرام میں پہنچ کر رام، لچھمن اور بھرت نے معمولی کپڑے اُتار کر شاہی لباس زیب تن کیا۔ چاروں بھائی اپنے دوستوں اور ساتھیوں سمیت عظیم جلوس کے ساتھ اجودھیا میں داخل ہوئے۔

اجودھیا میں پھر سے خوشی کی لہر دوڑ پڑی۔ کوشلیا اور سمترا اپنے بیٹوں سے ملنے کے لیے بے تاب تھیں۔

اپنے پیارے رام کو دیکھ کر اجودھیا کے رہنے والے بہت خوش تھے اس کے بعد بڑی دھوم دھام سے رام کی تاج پوشی شروع ہوئی، رام نے اپنی رعایا کو بہت سی چیزیں دان کیں۔ انھوں نے موتیوں کا ایک بیش قیمت ہار سیتا کی نذر کیا۔ سیتا نے اسے ہنومان کو ان کی بھگتی اور خدمت کے پیش نظر تحفہ میں دے دیا۔

رام نے بڑی عقلمندی اور سوجھ بوجھ سے کئی سال تک حکومت کی۔ انھیں آدمیوں میں سب سے عظیم کہا جاتا ہے وہ ان گنت خوبیوں کے مالک تھے، آج تک رام راج کو ایک بے نظیر راج مانا جاتا ہے چونکہ اس دور میں رعایا ہر طرح خوش اور مطمئن رہی تھی اسی لیے آج بھی اس کی مثال دی جاتی ہے۔

اتر بھارت میں جگہ جگہ دسہرے کے دن ہر سال راون کے پتلے جلائے جاتے ہیں اس طرح رام راون کی جنگ کو جس میں جھوٹ پر سچ کی فتح ہوئی تھی۔ ہر سال یاد کیا جاتا ہے۔!

اس سلسلے کی دوسری کتابیں

بالپو (حصہ اول)	مصنف: ایف، سی، فریٹاس	مترجم: صالحہ عابد حسین
بالپو (حصہ دوم)	" "	" "
کشمیر	" مالا سنگھ	" خدیجہ عظیم
پرندوں کی دنیا	" جمال آرا	" محمد شفیع الدین نیر
ہمالیہ کی چوٹیوں پر	" برگیڈیر گیان سنگھ	" محمد ذاکر
ہماری ندیوں کی کہانی (حصہ اول)	" لیلا مجمدار	" رضیہ سجاد ظہیر
" " (حصہ دوم)	" ال، دلی اپا	" سید احسان
جنت کی سیر اور دوسری کہانیاں	" لیلاوتی بھاگوت	" رضیہ سجاد ظہیر
رسیلی کہانیاں	" منوج داس	" صغرا مہدی
آزادی کی کہانی (حصہ اول)	" وشنو پربھاکر	" انور کمال حسینی
" " (حصہ دوم)	" سمنگل پرکاش	" انور کمال حسینی
ہماری ریلیں	" جگ جیت سنگھ	" عرش ملسیانی
ہندوستان میں غیر ملکی سیاح	" کے۔ سی۔ کھنہ	تصاویر: کرشن کھنہ
آؤ ناٹک کھیلیں	" اوما آنند	مترجم: رفیعہ منظ[illegible]
خالہ بلی کا خاندان	" منوہر داس چترویدی	" محمد [illegible]
بہت دن ہوئے (حصہ اول)	" ایم چوکسی دپی ایم جوشی	" [illegible]
" " (حصہ دوم)	" " " "	[illegible]
بہادروں کی کہانیاں	" راجندر اوستھی	[illegible]
روہنت و نندیہ	" کرشن چیتنیہ	[illegible]
سدا بہار کہانیاں	" شانتا رنگاچاری	[illegible]
بڑا پانی	" لیلا مجمدار	[illegible]
ہاکی کا کھیل	" سرد بندور[illegible]	[illegible]
ایجادیں جنھوں نے دنیا بدل ڈالی (حصہ اول)	" میر[illegible]	[illegible]
" " " " (حصہ دوم)	[illegible]	[illegible]
مورا	[illegible]	[illegible]
ڈاک ٹکٹوں کی داستان	[illegible]	[illegible]
ہندوستان کی عظیم کتابیں	[illegible]	[illegible]
پھول اور شہد کی مکھی	[illegible]	[illegible]
سب کا ساتھی سب کا دوست	[illegible]	[illegible]
سونا کی سیر	[illegible]	[illegible]

یہ کتا[illegible]

ڈاریکٹر نیشنل بک [illegible] ظفر مارگ نئی دلی ۱۱۰۰۰۲
میں چھپوا[illegible]

نیشنل بک ٹرسٹ ، انڈیا

1-50